بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام وعلیکم رحمت اللہ برکات

محترم قارئین !!

ہماری سابقہ کوشش "قرآنی زندگی" کے عنوان سے تحریر کی گئی تھی ہمیں اُمید ہے کہ آپ نے ضرور مطالعہ کیا ہوگا جس میں آپ اللہ پاک سے سوال کرتے ہیں اور قرآن پاک اپنی آیتوں کے ذریعہ آپ کو جواب دیتا ہے اگر آپ نے نہیں پڑھا ہے تو ہمارے ویب سائیٹ پر جائیے۔ جس کا پتہ یہ ہے (www.syedrizvi.co.uk)۔گزارش ہے کہ Internet explorer پر جائیں پھر click under documents file.۔ وہاں سے آپ ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں۔آپ سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اِس سائیٹ کے بارے میں بتائیں اور جتنی بھی ہو سکے فوٹو کاپیز بنا کر تقسیم کریں اور دعوے کے کام میں بھرپور حصّہ لیں اور ثوابِ جاریہ حاصل کریں۔

ہماری یہ دوسری کاوش بعنوان " اللہ کی صنّاعی " (Allah`s Artistry) پر کلامِ پاک سے چند آیتیں لکھنے کی کوشش کی ہے جو بہت جلد انٹرنیٹ (Internet) پر بھی آجائے گا انشااللہ تعالیٰ۔

اِس میں (۱) اللہ کی وحدانیت (۲) اللہ کی قدرت اور رحمت (۳) اور اللہ کی نعمتوں کے عنوان سے کلامِ پاک کی اُن آیتوں کو تحریر کرنے کی کوشش کی ہے جن میں اللہ عزوجل نے اِن مضامین کو مختلف سورتوں اور آیتوں میں ذکر کیا ہے۔ہم نے اِن کی ترتیب اور تدوین اس طرح سے کی ہے کہ پہلے سورۃ کا نام اور پھر آیت کے نمبرز لکھے ہیں۔عربی میں آیت نہیں لکھی گئی ہے بلکہ صرف ترجمہ اس طرح سے ہے کہ آیت کو مضمون کے لحاظ سے درمیان میں جگہ چھوڑ چھوڑ کر لکھا گیا ہے اور مکمل تفسیر اور تشریح براکیٹ میں درج کی گئی ہے۔جس سے قارئین کو پڑھتے وقت مفہوم واضح ہوتا چلا جائے گا۔گزارش ہے کہ ساتھ ساتھ عربی آیتوں کو بھی پڑھیئے اور روزانہ اس کا معمول بنالیا جائے تو روحانی سکون محسوس ہوگا اللہ سبحان تعالیٰ نے اپنے کلام پاک کو تین حصّوں میں تقسیم کیا ہے جن میں احکامات، واقعات اور تشبیہات ہیں۔ہم نے اِن تینوں موضوعات کی کچھ آیتوں کو" اللہ کی صنّاعی "میں لانے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے۔چنانچہ اللہ سبحان تعالیٰ سورۃ کہف۔آیت ۱۰۹ میں حضرت محمد ﷺ سے فرماتے ہیں کہ۔۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ

تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں

كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں

ہم اللہ سبحان تعالیٰ سے دعا گوں ہیں کہ آپ تمام کو اور ہمیں قرآنِ مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔جزاک اللہ۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نور السمٰوٰت والارض

اللہ عزوجل کی صنّاعی

Allah`s Artistry

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مبین

قرآن کریم

قرآنِ پاک کا پڑھنا کارِ ثواب

اِس کا سمجھنا مُوجبِ خیر و برکت

اور

اِس پر عمل کرنا ذریعہ نجات

ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواص اسماء الحسنیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کا جاننے والا ہے۔

وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ سبحان تعالےٰ کی صنّاعی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسنادِ اسماءِ حُسنیٰ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

قُرآنِ مجید میں آیا ہے۔ وَ لِلّٰہِ الاَسمَآءُ الحُسنیٰ فَادعُوہُ بِھا (الاعراف ۔ آیت ۱۸۰)

یعنی واسطے اللہ کے ہیں نام سب خاصے پس پُکارو تم اپنے پروردگار کو اُن ہی ناموں سے۔

حدیث شریف میں آیا ہے : روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں۔ جو کوئی اُن کو یاد کرے ، پڑھے اور عمل کرے تو اُس کی برکت سے داخلِ جنّت کی بشارت آئی ہے۔

اللہ کا ذاتی نام اور ہر صفاتی نام اُس کی ایک خاص شان کا مظہر ہے۔ جو شخص اللہ کو جس شان یعنی صفاتی نام سے پُکارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اِس شان کے فیوض و برکات سے اِسے نواز دیتا ہے اور اپنی اِس خاص شان کا راز اِس پر کھول دیتا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو رحمٰن کہہ کر پُکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے اور اُس کا وجود دوسروں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ معبود ہے ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ اِس لئے لفظ اللہ یا ایسی آیت جس میں یہ لفظ ہو کہ اللہ ہمارا معبود ہے وہ اِسمِ اعظم ہے۔ لہٰذا لفظ اللہ اِسمِ اعظم ہے۔

کلام پاک میں سب سے زیادہ " اللہ " کا یہ نام متواتر آیا ہے۔ چنانچہ یہ اِسمِ شریف پورے قرآن میں دو ہزار تین سو ساٹھ (۲۳۶۰) مرتبہ آیا ہے۔ اِسی نام سے ہی قرآنِ پاک شروع ہوتا ہے۔ " بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم " جس آیت یا لفظ میں اللہ تعالیٰ کی شانِ معبودیت ، شانِ رحمانیت ، شانِ قیومیت ، شانِ صمدیت ، شانِ جلالیت ، شانِ علویت ، شانِ بدیعت اور شانِ لطافت کا اظہار ہوتا ہو۔ وہ لفظ یا آیت اِسمِ اعظم ہو گی۔

اللہ سبحان تعالےٰ کے نام اِس ترتیب سے کلام پاک میں آئیں ہیں ـــ

سورہ بقرہ میں چھبیس (۲۶) نام ہیں :

مُحیط، قَدِیر، علیم، حکیم، توّاب، بصیر، وَاسِع، بدیع، سَمیع، کافی، رَوف، شاکر، اِلٰہ، واحِد، غَفور، حلیم، قابض، باسِط، لااِلٰہَ اِلاَّھُوَ حَیّ، قَیوم، علی، عَظیم، وَلی، غَنی، حَمید،

سورہ آلِ عمران میں تین (۳) نام ہیں :

قائم، وَھّاب، سَرِیع الحِساب

سورہ نساء میں سات (۷) نام ہیں :

رَقیب، حَسیب، شَھید، غافر، غَفور، مُقیت، وَکیل،

سورہ اِنعام میں پانچ (۵) نام ہیں :

بَاطِن، قاھِر، قادِر، لَطیف، خَبیر،

سورہ اعرف میں دو (۲) نام ہیں :

مُحی، مُمیت،

سورہ انفال میں دو (۲) نام ہیں :

نِعم المولےٰ نِعم النصیر :

سورہ ہود میں سات (۷) نام ہیں :

حَفیظ، قَریب، مُجیب، قَوِی، مَجید، وَدود، فَعّال، لِمایُرِیدُ

سورہ رعد میں (۲) دو نام ہیں : کبیرؔ، مُتعالِ

سورہ ابراہیم میں (۱) ایک نام ہے : منّانؔ

سورہ حج میں (۱) ایک نام ہے : خلّاقؔ

سورہ مریم میں (۲) دو نام ہیں : صادِقؔ، وارِثؔ

سورہ حج میں (۱) ایک نام ہے : باعثؔ

سورہ مومنین میں (۱) ایک نام ہے : کَریمؔ

سورہ نور میں (۳) تین نام ہیں : نورؔ، حقؔ، مُبینؔ

سورہ فُرقان میں (۱) ایک نا م ہے : حادِی

سورہ سبا میں (۲) دو نام ہیں : فتّاحؔ، شکورؔ

سورہ مومن میں (۴) چار نام ہیں : غافرؔ، قابِلِ التواب شدیدُ العقاب۔ ذُوا الطّولِ

سورہ ذاریات میں (۳) تین نام ہیں : رزّاقؔ، ذُوالقوّتِ متینؔ

سورہ طور میں ا(۱) یک نام ہے : برؔ

سورہ قمر میں (۱) ایک نام ہے: مُقتدِرؔ

سورہ رحمٰن میں (۱) نام ہے: ذُوالجلالِ والاکرام

سورہ حدید میں (۴) نام ہیں: اوّلُ آخرُ ظاھرُ باطِنُ

سورہ حشر میں (۱۰) دس نام ہیں: قُدّوسؔ، سلامؔ، مومِنؔ، مُھیمِنؔ، عزیزؔ، جبّارؔ، متکبّرؔ، خالِقؔ، باریؔ، مُصَوِرؔ

سورہ بروج میں (۲) دو نام ہیں : مُبدیؔ، مُعیدؔ

سورہ اخلاص میں (۲) دو نام ہیں : اَحدؔ، صَمدؔ

سورہ فاتحہ میں پانچ (۵) نام ہیں : اَللّٰہُ رَبُّ رحمٰنُ رَحیمُ مُلکُ مَالِکُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کی صِفات

اللہ ایک ہے

اللہ سبحان تعالےٰ کی وحدانیت کا ذکر قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔ اِسلام کا سب سے اہم مسئلہ توحید کا ہے۔ اِس کا ذکر قرآن میں بار بار آیا ہے۔ تمام عقائید کی جڑ اور تمام نیک کاموں کی بنیاد اِسی ایمان پر قائم ہے کہ تمام اِنسانوں کا پروردگار، کائنات کا مالک، عبادت کا مستحق اور قیامت کے دن کا حساب لینے والا فقط ایک خُدا ہے۔ وہی اِنسان، گناہ، بدکاریاں کرتا ہے جسے نہ تو اللہ تعالےٰ کی اعلیٰ اور برتر ہستی کے وجود کا یقین ہو اور نہ اِس کی قوت و طاقت پر اور نہ حساب کے دن پر۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ اِس طرح فرماتے ہیں :

اور سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اِس کے سِوا کوئی معبود نہیں بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ (سورہ البقراۃ۔ آیت ۱۶۳)

آلٓمٓ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا ہے۔ (سورہ آلِ عمرآن۔ آیت ۱۔۲)

اللہ ہی سب کا مالک ہے : اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ رات اور دِن میں آرام پکڑتا ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو کہہ دے کیا اللہ کے سِوا جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے اور کسی کو مددگار بناؤں اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اسے کوئی نہیں کھلاتا۔

(سورۃ الانعام۔ آیت ۱۳)

اللہ قادرِ مطلق ہے : جس سے اُس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے رحم کردیا اور یہی بڑی کامیابی ہے
اور اللہ تجھ کو کچھ سختی پہنچادے تو اِس کے سِوا کوئی اِس کو دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو بھلائی پہنچادے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ الانعام۔ آیت ۱۶۔۱۷)

اللہ سب سے زبردست ہے : اور اُسی کا اپنے بندوں پر زور ہے اور وہی بڑی حکمت والا اور سب کی خبر رکھنے والا ہے تو پوچھ سب سے بڑا کون ہے کہہ دے میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور مجھ پر یہ قرآن اُترا ہے تاکہ تم کو اور جس کو یہ پہنچے اِس سے خبردار کردوں کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں تو کہہ دے میں تو گواہی نہ دوں گا بات یہ ہے کہ وہی معبود اکیلا ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں ۔ (سورۃ الانعام۔ آیت ۱۸۔۱۹)

ہر مشکل میں اللہ ہی مددگار ہے : تو کہہ تم کو جنگل کے اندھیروں سے اور دریا کے اندھیروں سے کون بچاتا ہے اِس وقت کہ تم اُس کو پُکارتے ہو گڑ گڑا کر اور چُپکے سے کہ اگر ہم کو وہ اِس بلا سے بچالیو تو البتہ ہم ضرور احسان مانیں گے۔
تو کہہ دے اللہ تم کو اِس سے اور ہر سختی سے بچاتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو **(سورۃ الانعام۔ آیت ۶۳۔۶۴)**

اللہ کی صفات : تو کہہ دے اللہ نے جو راہ بتائی ہے وہی سیدھی ہے اور ہم کو حُکم ہے کہ پروردگارِ عالم کے تابعدار رہیں۔
اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کے سامنے تم سب اکٹھے ہو گے۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور جس دن کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا۔ اُسی کی بات سچّی ہے اور اُسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا۔ چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا اور وہی حکمت والا خبر رکھنے والا ہے
(سورۃ الانعام۔ آیت ۷۱ تا ۷۳)

اللہ کی ہدایت : یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اِس پر چلاتا ہے اور اگر شرک کرتے تو جو کچھ انھوں نے کیا تھا البتہ وہ ضائع ہو جاتا۔ **(سورۃ الانعام۔ آیت ۸۸)**

اللہ ہی کا سب کچھ ہے : اور اِن کی باتوں سے رنج مت کر اصل میں زور اللہ کے لئے ہے وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ خبردار جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کا ہے **(سورۃ یونس۔ آیت ۶۵)**

اللہ کی اور صفات : اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ پیٹ میں رکھتی ہے اور جو پیٹ سکڑتے اور بڑھتے ہیں اور اُس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ ہے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا سب سے بڑا بلند اور برتر ہے۔ **(سورۃ الرعد۔ آیت ۸۔۹)**

سہارا سب کا اللہ ہے : اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ایمان والوں کو.. اور ہم کو کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں اور وہ ہم کو ہماری راہیں سُجھا چکا ہے۔ اور جو تم ایذا دیتے ہو اُس پر ہم صبر کریں گے۔ بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔
(سورۃ ابراہیم ۔آیت ۱۱۔۱۲)

اللہ کا علم : اے ہمارے رَبّ تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپا کے اور جو کچھ دِکھا کر کرتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز مخفی نہیں زمین میں نہ آسمان میں۔ **(سورۃ ابراہیم ۔ آیت ۳۸)**

چیزوں کی پیدائش : اور ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور ہم مقرر انداز پر اُتاتے ہیں۔ **(سورۃ الحجر۔ آیت ۲۱)**

اللہ کی شان : اور ہم ہی ہیں جلانے اور مارنے والے اور ہم ہیں باقی رہنے والے۔
اور ہم نے تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو جان رکھا ہے اور پیچھے رہنے والوں کو۔
اور تیرا رَبّ وہی اُن کو اکٹھا کرے گا بے شک وہی ہے حکمتوں والا خبردار۔ **(سورۃ الحجر۔آیت ۲۳۔۲۴۔۲۵)**

رازق اللہ ہے : وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی اُتارا اُس سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جس میں چراتے ہو۔ تمہارے واسطے اِس سے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اُگاتا ہے البتہ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں نشانی ہے۔ (سورۃ النحل ۔ آیت ۱۰ ۔ ۱۱)

اللہ عزوجل کی پہچان : اور ہم نے رات اور دن دونوں نمونے بنائے پھر رات کا نمونہ مٹا دیا اور دن کا نمونہ دیکھنے کو بنا دیا تا کہ اپنے رَبّ کا فضل تلاش کرو اور برسوں کی گنتی معلوم کرو اور حساب اور سب چیز ہم نے سنا دی کھول کر **(سورۃ بنی اِسرآئیل ۔آیت ١٢)**

اللہ عزوجل پر اِیمان : یہ اِن باتوں سے ہے جو تیری طرف تیرے رَبّ نے عقل کے کاموں سے وحی کی اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود مت بنا پھر تو دوزخ میں دھکیلا جا کر (یعنی ہر انسان کی دنیاوی زندگی اِن احکامات پر عمل کرنے سے درست ہو جائے گی ۔لیکن عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ محض دنیا کا خیال ٹھیک نہیں ۔اِس لئے اِن اخلاق وعادات کے ساتھ اللہ عزوجل پر بھی ایمان لاؤ تا کہ آخرت بھی دُرست ہو جائے ۔ورنہ اگر آخرت کا خیال نہ کیا اور اخلاق وعادات کو دنیا ہی کے بھلے کے لئے سنوارا۔تو دنیا تو ضرور ٹھیک ہو جائے گی لیکن اللہ عزوجل پر اِیمان نہ لانے کی وجہ سے آخرت میں چین نصیب نہ ہوگا۔اِس لئے اعلانِ عام ہے کہ ہر شخص کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اللہ عزوجل ہی کو اپنا واحد معبود ماننا چاہئیے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہئیے ۔ورنہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا اور بری طرح دھکے دے کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا) **(بنی اِسرآئیل آیت ۔ ٣٩)**

نادانوں کی گستاخی : اور لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔ بے شک تم ایک بھاری چیز میں آ پھنسے ہو۔اِس بات سے ابھی آسمان پھٹ پڑیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ڈھے کر گر پڑیں ۔۔ اِس بات پر کہ ٹھیراتے ہیں رحمٰن کے لئے اولاد۔(یعنی اللہ عزوجل جو رحمٰن ہے اور جس کے آگے ساری کائنات سر بہ سجود ہے۔وہ اولاد اور مددگار سے بالکل بے نیاز ہے۔اولاد کی اُن حاجت مندوں اور کمزوروں کو ضرورت ہوتی ہے۔جو بغیر دوسرے کے سہارے کے کچھ کام نہیں کر سکتے یا ہر وقت نہیں تو بڑھاپے کے وقت دوسروں کے دستِ نگر ہو جاتے ہیں۔ اللہ اِن تمام کمزوریوں سے پاک ہے۔ **(سورۃ مریم ۔ آیت ٨٨ تا ٩١)**

اللہ کی صفتیں : اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں اور اِن دونوں کے درمیان اور گیلی زمین کے نیچے۔۔اور اگر تو پُکار کر بات کہے تو اس کو تو چھپی ہوئی بات کی اور اس سے بھی چھپی کی خبر ہے۔۔ وہ اللہ جس کے سِوا کسی کی بندگی نہیں۔اس کے لئے سارے خوبیوں سے بھرے نام ہیں۔ **(سورۃ طٰہٰ ۔ آیت ٦ تا ٨)**

دُنیا کو کھیل کے لئے نہیں بنایا : اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے بیچ میں ہے کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔۔ اگر ہم کوئی کھلونا بنانا چاہتے تو ہم اپنے پاس سے بنا لیتے ۔اگر ہم کو کرنا ہوتا۔ **(سورۃ الانبیاء ۔ آیت ١٦ ۔ ١٧)**

معبود اللہ ایک ہے : اور اِن دونوں میں سِوا اللہ کے اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے پس اللہ عرش کا مالک اِن باتوں سے جو بیان کرتے ہیں۔۔اس کے کاموں کی بابت باز پرس نہیں کی جا سکتی اور نہ ان سے باز پرس کی جا سکتی ہے۔ **(سورۃ الانبیاء ۔آیت ٢٢۔٢٣)**

شرک تباہ کن ہے : اور جس نے اللہ کا شریک بنایا سو جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اُس کو اُڑنے والے مُردار خور پرندے اُچکتے ہیں یا اُس کو تیز ہوا کسی دور مکان میں لے جا ڈالتی ہے۔ **(سورۃ الحج ۔آیت ٣١)**

شرک کا ردِّ عمل : اور اللہ کے سوا اِس چیز کو پوجتے ہیں جس کی اِس نے سند نہیں اُتاری اور جس کی اُنھیں خبر نہیں اور بے انصافوں کا کوئی مددگار نہیں ۔ (یعنی معلوم نہیں کہ ایسے معبود کو جس کی ہستی پر دنیا کی ہر چیز گواہی دے رہی ہے چھوڑ کر اِنسان اِیسی چیزوں کو کیوں پوجتا ہے جس کے معبود ہونے پر دنیا کی کوئی چیز بھی گواہی نہیں دیتی اور جن کے آگے جھکنا خود اِنسان کی شان اور اُس کی عظمت کے خلاف ہے۔ انسان کا علم جتنا ترقی کرتا جائے گا۔ کہ سِوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت کرنا اعلیٰ درجہ کی بے انصافی ہے۔ جو ایسا کر رہا ہے۔ اسی طرح یہ بھی بڑا ظلم ہے کہ اللہ کو مانتے ہوئے کسی اور کو اُس کی ذات یا صفات میں شریک ٹھیرایا جائے۔) **(سورۃ الحج ۔ آیت ۷۱)**

ایک مثال : اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو۔ جن کو تم اللہ کے سِوا پوجتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی تک نہ بنا سکیں گے اگرچہ کہ سارے اکھٹے ہو جائیں۔ اور اگر اِن سے مکھی کچھ چھین لے تو وہ اُس سے چھڑا نہیں سکتے۔ بودا ہے چاہنے والا بھی اور جس کو چاہتا ہے وہ بھی۔ **(سورۃ الحج ۔ آیت ۷۳)**

اللہ کی تعریف : بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندہ پر فیصلہ کی کتاب اُتاری تا کہ وہ جہاں والوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔۔ وہ ذات جس کی سلطنت آسمان اور زمین میں ہے اور انھیں اختیار کی۔ اُس کی کوئی اولاد نہیں اُس کا سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں۔ اور ہر چیز بنائی ، پھر اسکو ماپ کر ٹھیک کیا۔ **(سورۃ الفرقان ۔ آیت ۱۔۲)**

اللہ کا تصّور : اللہ آسمانوں کی اور زمین کی روشنی ہے اِس روشنی کی مثال جیسے ایک طاق جس میں ایک چراغ ہو وہ چراغ رکھا ہوا ایک شیشے میں وہ شیشہ ہے ایک چمکتا ہوا تارہ اِس میں ایک برکت والے درخت کا تیل جلتا ہے جو زیتون ہے نہ مشرق کی طرف اور نہ مغرب کی طرف قریب ہے کہ اِس کا تیل روشن ہو جائے گو اُسے آگ نہ چھوئے روشنی پر روشنی اللہ اپنی روشنی تک راہ دیتا ہے جسے چاہے اور مثالیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لئے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

(اس آیت میں ارشاد ہے کہ اللہ کو پہچانو اس کا تصور کرنا ہے تو یوں سمجھو کہ وہ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے ہر طرف اسی کا نور پھیلا ہوا ہے جو چیز نظر آتی ہے وہ اُسی کی روشنی کی بدولت نظر آتی ہے ورنہ سِوائے اندھیرے کے سوا کچھ نہیں اُس کی روشنی کو یوں سمجھو کہ جیسے ایک طاق ہے اس کے اندر ایک چراغ جل رہا ہے جو ایک شیشہ (قندیل) کے اندر سے چراغ کو ایک برکت والے زیتون کے درخت سے برابر تیل پہنچ رہا ہے یہ تیل ختم ہونے کا نام نہیں لیتا اور ہے بھی ایسے زیتون کا جو نہ بالکل مشرق میں ہے نہ بالکل مغرب میں بلکہ ایسی جگہ ہے جہاں اسے دونوں طرف کے فائدے پہنچ رہے ہیں صبح شام کھلی ہوا اور روشنی میں پرورش پا رہا ہے نہ زیادہ گرمی ہے کہ خشک ہو جائے اور نہ زیادہ سردی ہے کہ مُرجھا جائے۔ اس زیتون کے درخت سے جو روغن حاصل ہوتا ہے وہ روغن ایسا صاف وشفاف ہے کہ گویا آپ ہی آپ چمک اٹھیگا اور دیا سلائی کی اس کو جلانے کی ضرورت ہی نہ ہوگی ظاہر ہے کہ ایسے تیل کے چراغ کو جب دیا سلائی دی جائے گی تو وہ اور بھی روشن ہو جائے گی اِسی طرح اللہ عزوجل کا نور سارے جہان میں پھیلا ہوا ہے ہر چیز اُس کی روشنی سے منور ہے لیکن انسان کے دل پر خراب خواہشوں اور گناہوں کی

اندھیریاں اس قدر چھائی ہوئی ہیں کہ اسے یہ روشنی میسر نہیں آتی اللہ ہی اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے اس روشنی کی طرف جانے کا راستہ سمجھا دیتا ہے وہ ہر ایک کی حالت سے پوری طرح خبردار ہے ہر ایک کی استعداد سے واقف ہے اس نے انسان کو اپنی روشنی کی کیفیت سمجھانے کے لئے قرآنِ مجید میں مثالیں بیان کردی ہیں تاکہ جس میں سمجھ ہو وہ سمجھ جائے کہ خود انسان سارے عالم کا نمونہ ہے جس طرح دنیا بھر میں اللہ کا نور پھیلا ہوا ہے اسی طرح انسان کے اندر بھی اس کا نور بھرا ہوا ہے۔

ہر ایک انسان کا بدن ایک طاق ہے اور اس کا دل ایک قندیل ہے جس میں اللہ کے نور کا چراغ روشن ہے اسی کو اگر قرآن مجید کی تیز روشنی دکھائی جائے تو پھر اس کی روشنی کا کیا ٹھکانا ہے اس کو یہ روشنی دکھانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (**سورۃ اَلنور۔آیت ۳۵**)

اللہ ایک ہے : اور تیرا رب پیدا کرتا ہے اور وہ جسے چاہے پسند کرے پسند کرنا اِن کے اختیار میں نہیں پاک ہے اللہ اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں۔اور تیرا رب جانتا ہے جو اِن کے سینوں میں چھپ رہا ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہی اللہ ہے اُس کے سوا کسی کی بندگی نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ **(سورۃ القصص۔آیت ۶۸۔۶۹)**

توحید کی اہمیت : اور وہ اگر تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرا شریک کرے۔اِسے جس کی تجھے خبر نہیں تو ان کا کہنا مت مان۔میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہے سو میں تم کو بتلا دوں گا جو تم کرتے تھے اور جو لوگ یقین لائے اور نیک کام کئے ہم اُنھیں نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔(یعنی اِن آیتوں میں حکم ہوا کہ ماں باپ شرک کرنے کو کہیں تو اُن کا کہنا مت مانو ویسے اُن کے ساتھ نیک سلوک کرو۔حقیقت یہ ہے کہ شرک کرنے سے زیادہ بڑھ کر کوئی غلط بات نہیں۔جس سے بچنے کے لئے ماں باپ کی نافرمانی تک کی پروا نہ کرنی چاہیئے۔آگے پھر ارشاد ہے کہ جو لوگ اِیمان لائیں گے یعنی شرک سے بچکر نیک کام کریں گے اُنھیں ہم اپنے نیک بندوں میں داخل کریں گے۔) **(سورۃ العنکبوت۔آیت ۸۔۹)**

اللہ کی صفت اور ثناء : سب خوبی اللہ کی ہے،اسی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اُسی کی تعریف ہے آخرت میں اور وہی ہے حکمتوں والا خبر رکھنے والا ہے جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اِس سے نکلتا ہے۔ اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے وہی رحم کرنے والا بخشنے والا **(سورۃ السباء۔آیت ۱۔۲)**

توحید کی نشانی : قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر پھر پڑھنے والوں کی یاد کر کے بیشک تم سب کا حاکم ایک ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور رب مشرقوں کا۔۔

(اِن آیات میں ارشاد ہے کہ ہر مخلوق اللہ کے حکم کے آگے سر جھکائے کھڑی ہے۔اور اس کے فرمان سے باہر نہیں جاسکتی۔ لیکن فرشتوں میں یہ بات بالکل نمایاں ہے۔وہ اللہ کے حضور میں صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور شیطانوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر بھگاتے رہتے ہیں تاکہ وہ چھپ کر باتیں نہ سننے پائیں اور ایسے ہی اللہ کے نیک بندوں کے پاس سے اُنھیں جھڑک کر ہٹاتے رہتے ہیں تاکہ اُنھیں بہکانے نہ پائیں۔پھر اللہ کے احکام سن کر انہیں یاد کرتے اور آپس میں ایک دوسرے کو یا جسے اللہ کا حکم ہوا اسے بتانے کے لئے بار بار پڑھتے ہیں۔اِن کی اس اطاعت اور حکم برداری پر غور کرو

اِس سے تمہاری سمجھ میں آجائے گا کہ تمہارا مالک اور معبود ایک ہے وہی آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رکھوالا اور پالنے والا ہے۔ اِسی نے اپنے انتظام سے سورج کے نکلنے اور چھپنے کی جگہیں مقرر کر رکھی ہیں۔ فرشتوں کی قسم اِس لئے کھائی گئی ہے کہ وہی ایک سمجھدار مخلوق ہے جو کسی حالت میں بھی اللہ سے غافل نہیں ہوتی اور اِن کی حالت صاف گواہی دے رہی ہے کہ اللہ ایک ہے۔)

(سورۃ الصّٰفّٰت۔آیت ا تا ۵)

مشرک اور موحد کی مثال : اللہ نے ایک مثل بیان کی ایک مرد ہے ،اس میں کئی ضدی شریک ہیں اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کیا دونوں برابر حالت میں ہیں۔ سب خوبی اللہ کے لئے ہے اکثر اِن میں سمجھ نہیں رکھتے۔ بیشک تجھے بھی مرنا ہے اور وہ بھی مریں گے۔(یعنی ان آیات میں یہ کہا جا رہا ہے کہ : میّت'' (مرنے والا) ہر زندہ آدمی جو مرنے والا ہے زندگی ہی میں میت کہلاتا ہے اور جب جان نکل چکے گی تو عربی کے محاورے میں وہ میت کہلائے گا۔ اِس آیت میں توحید اور شرک کی حالت واضح کی گئی ہے ارشاد ہے کہ ایک شخص بہت سے بداخلاق آقاؤں کا غلام ہے اور ایک شخص کا فقط ایک آقا ہے کہ اِن دونوں غلاموں کی حالت یکساں نہیں ہوسکتی پہلا اِس جھگڑے میں پڑ جائے گا کہ کس کس کو اور کیسے راضی کروں پھر کوئی مالک اِس کی خبر گیری بھی نہ کرے گا کیونکہ وہ کہے گا کہ اور مالک اِس کی دیکھ بھال کریں گے میں کیوں کروں اور دوسرا غلام آرام سے ہوگا کیونکہ اِسے ایک ہی مالک کو خوش کرنا ہے۔ اور وہی اُس کی خبر گیری کرے گا۔ سچ ہے ساری خوبی اللہ کے لئے ہے دیکھو اُس نے کیسی آسانی سے بات واضح کر دی لیکن اکثر اِن میں ناسمجھ ہیں۔ بہر حال قیامت کے دن تم سب اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے اور وہیں سارے جھگڑے چکا دئے جائیں گے۔)

(سورۃ الزُّمر۔آیت ۲۹ ـ ۳۰)

مشرکوں کا طریقہ : اور جب خالص ایک اللہ کا نام لیجئے تو اُن کے دل رُک جاتے ہیں جو پچھلے گھر کا یقین نہیں رکھتے اور جب اِس کے سوا اوروں کا نام لیجئے تب وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں۔ تو کہہ اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے اندر فیصلہ کرے گا جس چیز میں جھگڑ رہے تھے (اِس آیت میں ارشاد ہے کہ جو لوگ فقط ایک اللہ کو دنیا کا حاکم نہیں مانتے بلکہ اِس کے ساتھ کسی اور کو بھی اختیار میں شریک سمجھتے ہیں وہ توحید سے بالکل ناواقف ہیں جب اِن سے کہا جائے کہ اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں کہ کچھ کر سکے تو انکے دل بھچ کر سکڑ جاتے ہیں اور جب کہا جائے کہ ہاں اور بھی کچھ کر سکتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ اسی کے معنی شرک کے ہیں آگے ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسولؐ تم اِن کو اِن کا کام کرنے دو۔ تم تو یہ دعا کرو کہ اے اللہ یہ آسمان اور زمین تو نے ہی بنائے ہیں تو ہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے۔ اِن لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ تو ہی کرے گا۔ یہاں تو یہ اپنے سوا کسی کی نہیں سنتے۔)

(سورۃ الزُّمر۔ آیت ۴۵ ـ ۴۶)

اللہ کے شاندار نام : حٰم یہ کتاب اللہ کی طرف سے اُتری ہے جو زبردست خبردار ہے گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا مقدر والا اِس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اِسی کی طرف پھر جانا ہے

(سورۃ المومن۔آیت ا۔۲۔۳)

اللہ کی صفتیں : وہی ہے اونچے درجے والا عرش کا مالک بھید کی بات اُتارتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے تا کہ ملاقات کے دن سے ڈرائے جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہوں گے اللہ پر اُن کی کوئی چیز چھپی نہ رہے گی۔ کس کا راج ہے اُس دن اللہ کا راج جو اکیلا ہے دباؤ والا ۔ **(سورۃ المومن ۔ آیت ۱۵۔۱۶)**

اللہ کے سوا کوئی نہیں : اور وہی ہے جس کی بندگی ہے زمین میں اور وہی ہے حکمت والا سب سے خبردار اور بڑی برکت ہے اِس کی جس کا راج ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور جو کچھ اِس کے بیچ میں ہے اور اِسی کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اسی تک پھر کر پہنچ جاؤ گے اور وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اس کے سوا سفارش کا اختیار نہیں رکھتے مگر جس نے سچی گواہی دی اور اُن کو خبر تھی (یعنی اللہ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ عز وجل ساری خوبیوں کا سرچشمہ ہے جن کی کوئی انتہا نہیں اِسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں یعنی اللہ وہ ذات بابرکات ہے جس کے قبضہ میں آسمان اور زمین کی اور جو کچھ اِن دونوں کے بیچ میں ہے۔ سب کی بادشاہت ہے فرش سے لے کر عرش تک اس کا راج ہے۔ یہ بھی اُس کو خبر ہے کہ قیامت کب آئے گی۔) **(سورۃ الزخرف ۔ آیت ۸۵۔۸۶)**

خوبی اللہ کے لئے ہے : سو سب خوبی اللہ ہی کے واسطے ہے جو آسمانوں کا ربّ ہے اور زمین کا ربّ ہے سارے جہان کا ربّ ہے اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین اور وہی ہے زبردست حکمت والا (ارشاد یہ ہے کہ تم مانو یا نہ مانو واقعہ یہ ہے کہ ساری خوبیاں اللہ ہی کی ہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے اسی کے فضل و کرم سے ملا ہے۔ آسمان ، زمین ، سارا جہان اسی کی رحمت اور عنایت سے قائم ہے وہی سب سے بڑا ہے آسمان اور زمین میں کوئی اُس کی برابری نہیں کر سکتا۔ اُس کی قوت کے آگے کسی کی قوت نہیں چلتی ۔ پھر وہ ہر چیز کی تہ تک سے واقف ہے۔ اِس لئے دنیا کی زندگی اس نے اپنی حکمت سے مقرر کی ہے اور جو اُس نے کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا۔) **(سورۃ الجاثیۃ ۔ آیت ۳۶۔۳۷)**

اللہ کی اور صفتیں : وہ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ذات سب عیبوں سے سالم امان دینے والا پناہ لینے والا زبردست دباؤ والا صاحبِ عظمت پاک ہے پاک ہے اللہ اس کے شریک بتلانے سے وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنے والا صورت کھینچنے والا اسی کے لئے ہیں سب عمدہ نام پاکی بول رہا ہے اُس کی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ زبردست حکمت والا **(سورۃ الحشر ۔ آیت ۲۳۔۲۴)**

اللہ کی تسبیح کرو : پاکی بیان کر اپنے ربّ کے نام کی جو سب سے اوپر ہے جس نے بنایا پھر ٹھیک کیا اور جس نے اندازہ ٹھیرایا پھر راہ بتائی اور جس نے چارہ نکالا پھر کر ڈالا اُس کو کوڑا سیاہ **(سورۃ الاعلیٰ ۔ آیت ۱۔۲۔۳۔۴)**

اللہ کی وحدانیت :تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو اُس نے جنا اور نہ کسی نے اُسے جنا اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی (مشرکین عرب نے جب رسول ﷺ کو دیکھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت سے منع کرتے ہیں تو پوچھا کہ آخر بتایئے تو کہ وہ اللہ کیسا ہے اُس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ جس میں صاف صاف اللہ کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ **(سورۃ الاخلاص ۔ آیت ۱۔۲۔۳۔۴)**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نور السموٰت والارض

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

کی

قدرت اور رحمت

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کی قدرت

اللہ تعالیٰ کا اختیار وقدرت : تو کہہ دے کہ اے سلطنت کے مالک تو سلطنت دے جسے چاہے اور سلطنت چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے اور ذلیل کرے جسے چاہے تیرے ہاتھ میں سب خوبی ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔(یہاں پر اللہ تعالیٰ نے روحانی سلطنت کا آخری مقام یعنی نبوت بنی اسرائیل سے لے کر بنی اسمٰعیل میں پہنچادی۔ اِن الفاظ کو دعا کی شکل میں مسلمانوں کو تعلیم کر کے یہ بتایا کہ جو لوگ غریب تھے اپنے ایمان کی بدولت سلطنت کے مالک ہوں گے۔اور جو بادشاہ تھے وہ اپنی بداعمالیوں کی بدولت ذلّت میں گریں گے۔ ہر قسم کی خوبی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی قادر مطلق ہے) **(سورة الِ عمران۔آیت ۲۶)**

قدرتِ خُداوندی : تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ مردے سے نکالتا ہے اور مردہ زندہ سے نکالتا ہے اور تو جسے چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔(یعنی وہ کبھی رات کا گھٹاتا اور دن کو بڑھاتا ہے اور کبھی دن کو گھٹا کر رات کو بڑھا دیتا ہے۔ اِس طرح ایک کا کچھ حصّہ دوسرے میں داخل کرتا رہتا ہے۔ مثلاً جاڑے میں چودہ گھنٹے کی رات اور دس گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔اور کچھ عرصہ بعد یعنی گرمی میں رات کے چار گھنٹے کاٹ کر دن میں داخل کر دیتا ہے۔ اِس موسم میں رات دس گھنٹے کی رہ جاتی ہے اور دن چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔ یہ سب الٹ پھیر اسی کے قبضہ وقدرت میں ہے۔ چاند سورج اور ستارے اس کے ارادے کے بغیر حرکت نہیں کر سکتے۔ دن چھوٹے بڑے کرنے کے علاوہ مُردہ سے زندہ کرنے پر قادر ہے اور زندہ سے مُردہ پیدا کرنے پر بھی اسے اختیار ہے۔ پہلے کی مثال انڈے سے جانور پیدا کرنا اور سیال نطفہ کے مادہ سے جاندار بچہ کا وجود پیدا کرنا ہے اور دوسرے کی مثال جانور سے انڈہ۔ آدمی سے نطفہ عالم سے جاہل اور ناقص سے کامل پیدا کرنا ہے) **(سورة الِ عمران۔آیت ۲۷)**

اللہ قادرِ مطلق ہے: جس سے اِس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے رحم کر دیا اور یہی بڑی کامیابی ہے اور اللہ تجھ کو کچھ سختی پہنچادے تو تو اِس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو بھلائی پہنچادے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے **(سورۃ الانعام۔آیت ۱۶۔۱۷)**

ہر مخلوق ایک اُمّت ہے : اور زمین میں کوئی چلنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی پرندہ اپنے دونوں بازوؤں سے اُڑتا ہے مگر ہر ایک تمہاری طرح اُمّت ہے ہم نے لکھنے میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر اپنے رَبّ کے صامنے سب جمع ہوں گے (یعنی یہاں ارشاد ہے کہ دنیا میں خشکی میں چلنے والی اور ہوا میں اُڑنے والی سینکڑوں قسم کی مخلوق ہیں ان میں سے ہر ایک مخلوق ایسی ہی اُمّت ہے۔ جیسا انسان ہے ہر ایک کے لئے اِس دنیا میں رہنے سہنے کے الگ الگ قاعدے مقرر ہیں۔ اور ہم نے وہ قاعدے مقرّر کر کے کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھ دئے ہیں اِن میں سے ایک بات بھی بغیر لکھے نہیں چھوڑی۔ آخر کار سب اپنے پروردگار کے سامنے اکٹھے ہوں گے۔ **(سورۃ الانعام۔آیت ۳۸)**

اللہ کو ذرّہ ذرہ کا علم ہے : اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ ان کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو جنگل اور دریا میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی پتّہ نہیں جھڑتا مگر وہ اِس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں گرتا اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ سوکھی چیز سب کتابِ مبین میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو چیزیں تم نہیں جانتے کیونکہ تمہاری عقل فکر اور ذہن بہر حال محدود ہیں اور اِسی لئے تمہارے لیے بہت سی چیزیں غیب ہیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ سارے غیب کے خزانے بھی اس کے پاس ہیں اور اس کے کھولنے کی کنجیاں بھی اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اِس لئے اِن خزانوں کو کوئی چھیڑ نہیں سکتا نہ ان میں سے کوئی چیز نکال سکتا ہے۔ جب خزانے صرف اُسی کے پاس ہیں تو ظاہر ہے کہ خشکی وتری کی ساری چیزیں وہ جانتا ہے۔ درختوں کے پتّوں کی گنتی۔ زمین کے اندھیروں میں چھوٹے سے چھوٹا دانہ۔ غرض جو خشک وتر اِس عالم میں ہے سب اُس کے رجسٹر اور دفتر میں جس کا نام لوحِ محفوظ ہے تفصیل کے ساتھ صاف صاف لکھی ہوئی ہے) **(سورۃ الانعام۔آیت ۵۹)**

انسان کو اپنا بھی ہوش نہیں : اور وہی ہے جو رات میں تمہیں قبضہ میں لے لیتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو پھر تم کو اس میں اُٹھا دیتا ہے تا کہ وہ وعدہ جو مقرر ہو چکا ہے پورا ہو پھر تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر تم کو اِس کی جو کچھ تم کرتے ہو خبر دے گا (ارشاد ہے کہ رات کو جب تم سو جاتے ہو تو اللہ تمہاری سدھ بدھ سب کچھ تم سے لے لیتا ہے تمہیں اِن باتوں کی خبر بھی نہیں رہتی جو تم دن بھر کرتے رہے تھے۔ مگر اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ پھر جب دن ہوتا ہے تو وہ تمہیں پھر اٹھا بٹھاتا ہے۔ تا کہ اپنی مقررہ عمر پوری کرو۔ آخر کار عمر ختم ہو جاتی ہے اور انسان ایسا سوتا ہے کہ پھر نہیں اُٹھتا۔ لیکن اللہ اُسے پھر اُٹھائے گا اور عمر گزشتہ کی ساری کارستانیاں اُس کے صامنے رکھ دے گا۔) **(سورۃ الانعام۔آیت ۶۰)**

اللہ ہر طرح کا عذاب بھیج سکتا ہے : تو کہہ اسی کو اس پر قدرت ہے کہ تم پر عذاب بھیجے اوپر سے یا تمہارے پاؤں نیچے سے یا تم کو مختلف فرقے کر کے بھڑادے اور ایک کو ایک کی لڑائی چکھادے دیکھ ہم کس طرح آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ تم سمجھ جائیں۔

(سورۃ الانعام ۔آیت ۶۵)

قدرت کے کرشمے : اللہ ہے جو دانہ اور گھٹلی پھوڑ کر نکالتا ہے مردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ نکالنے والا ہے یہ ہے اللہ پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو صبح کی روشنی کو پھوڑ نکالنے والا اور اُس نے آرام کی رات بنائی اور حساب کے لئے سورج اور چاند یہ زور آور خبردار کا اندازہ رکھا ہوا ہے۔ (ارشاد ہے کہ اللہ کی قدرت دیکھو دانہ زمین میں ڈال دو تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اِس کے بیچ میں سے غلّہ کے پودے نکلتے ہیں۔ گھٹلی پھٹ کر بڑے بڑے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ انڈے سے زندہ جانور اور زندہ جانور سے انڈہ نکلتا ہے۔ یہ سب کچھ وہی کرتا ہے۔ اِسی طرح اندھیرے کو چیر کر اِس میں سے روشن صبح نکالتا ہے۔ چاند سورج حساب سے حرکت کرتے ہیں ان کے ذریعے سے دنیا میں وقت کا حساب لگایا جاتا ہے یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے تم اللہ کے سمجھنے میں غلطی کیسے کرتے ہو۔ یہ چیزیں تو صاف صاف بتا رہی ہیں کہ ان کو ایک بڑی قوّت اور قدرت والے نے ٹھیک ٹھیک اندازہ کر کے بنایا ہے) **(سورۃ الانعام۔ آیت ۹۵۔۹۶)**

رَبّ اللہ ہے : بے شک تمہارا رَبّ اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیئے پھر قرار پکڑا عرش پر رات پر دن اوڑھتا ہے کہ وہ اُس کے پیچھے دوڑتا ہوا آتا ہے اور پیدا کیئے سورج اور چاند اور تارے اپنے حکم کے تابع سن لو پیدا اور حکم فرمانا اسی کا کام ہے اللہ جو سارے جہان کا رَبّ ہے بڑی برکت والا ہے (ارشاد ہے کہ آسمان ۔ زمین رات دن ۔ چاند ۔ سورج اور ستاروں کی طرف دیکھو اور سوچو کہ اِس سارے عالم کا نظام کس قدر قاعدے اور قرینے کے ساتھ قائم ہے۔

کیا یوں ہی آپ ہی آپ قائم ہو گیا؟ نہیں کوئی چیز آپ ہی آپ نہیں ہوتی ، اِن ساری چیزوں کا بنانے والا اِن کو ایک نظام کے تحت قائم رکھنے والا اور ان کو رفتہ رفتہ کمال تک پہنچانے والا اللہ ہے۔ جس کو آج ہم اس جسمانی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اس کی قدرت اور نشانیوں کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ہے اور ضرور ہے، یہ سارے آسمان اور زمین اُسی کے بنائے ہوئے مادّہ سے ایک مدّت میں جا کر بنے اور اپنی اپنی جگہوں پر قائم ہوئے۔ یہ مدّت چھ دن تھی۔ لیکن یہ دن وہ نہیں جو سورج کے ذریعے سے متعین ہوتے ہیں۔ بلکہ اِن کا پیمانہ اور ہے۔ دن ، رات، چاند اور ستارے سب رفتہ رفتہ ظاہر ہوئے۔ ان کے اوپر آسمان اور زمین کی پیدائش کے دنوں کی پیمائش موقوف نہیں ، ان سب کی مختلف باقاعدہ حرکتیں اللہ کے حکم پر موقوف ہیں) **(سورۃ الاعراف ۔ آیت ۵۴)**

اسی موضوع کو اللہ پاک یہاں اِس طرح فرماتے ہیں : بلاشک تمہارا رَبّ اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر قائم ہوا عرش پر کام کی تدبیر کرتا ہے کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اِس کی اجازت کے بعد وہ ہے اللہ تمہارا رَبّ سو اس کی بندگی کرو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ (دنیا میں آنکھ اُٹھا کر جس چیز کو دیکھتے ہیں وہ اللہ کے موجود ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ یہ آسمان اور زمین اور دونوں کا باہم رشتہ جو ایک پختہ نظام کے ساتھ قائم ہے ، سب کچھ آپ ہی آپ نہیں ہوا۔ اِس کی مثال ایسی ہے ، جیسے کہ کوئی شخص ایک خوش حال ملک کی سیر کرے اور دیکھے کہ ہر کام کا بخوبی انتظام موجود ہے۔ اِن سب باتوں کو دیکھ کر وہ سمجھ جائے گا کہ اس ملک کا کام سنبھالنے والا زبردست منتظم بادشاہ ہے۔ ارشاد ہے کہ اللہ تمہارا پالنے والا اور تمہاری ضرورت کی چیزیں مہیا کرنے والا ہے۔ آسمان ، زمین کو دیکھو یہ اس کے بنائے ہوئے ہیں وہ سارے جہان کا بادشاہ ہے) **(سورۃ یونس ۔آیت ۳)**

اپنی مرضی یا اللہ کی : تو کہہ بھلا دیکھو تو تمہارے واسطے روزی اُتاری پھر تم نے اِس میں سے کوئی حرام ٹھیرائی اور کوئی حلال کہہ کیا اللہ نے تم کو حکم دیا تھا یا اللہ پر افترا کرتے ہو (اس کی مثال یوں ہونی چاہیئے ۔جیسے باغ کے مالک اپنے مہمان کو اپنے باغبان کے ساتھ سیر کے لئے بھیجے جو جانتا ہے کہ میٹھا پھل کہاں کہاں ہے اور کڑوا کہاں ، زہریلے بوٹے اور کانٹے دار جھاڑیاں کس طرف ہیں اور پھولوں کے تختے کس طرف ۔اِس مہمان کی انتہائی بد نصیبی ہوگی کہ اِس واقف کار اور ہمدرد رہنما سے ہاتھ چُھڑا کر خود کسی طرف کو چل دے ۔اب وہ اپنا ذمّہ دار آپ ہے ۔کوئی سانپ ڈس لے یا کوئی دلدل میں پھنس جائے تو اپنے سوا کس کا گلہ کر سکتا ہے) **(سورۃ یونس ۔آیت ۵۹)**

اللہ ہی کا سب کچھ ہے : اور ان کی بات سے رنج مت کر اصل میں سب زور اللہ کے لئے ہے وہی سننے والا اور جاننے والا ہے خبردار جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کا ہے (اس آیت میں آپ ﷺ کو تسلّی دی جاتی ہے کہ یہ نادان جو اتنی بڑھ چڑھ کر باتیں بنا رہے ہیں ۔ان میں کچھ نہیں رکھا ۔اِن سے تجھے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیئے ۔حقیقت یہ ہے کہ زور ، طاقت ، عزّت ، دبدبہ اور شان و شوکت سب کچھ اللہ کے پاس ہے ۔اِن غافلوں کی باتیں سب اللہ عزّ وجل سن رہا ہے ۔اور ہر چیز کی حقیقت سے واقف ہے ۔وقت پر مناسب فیصلے کر دے گا ۔جس وقت وہ فیصلے کرے گا ۔یہ سب منہ دیکھتے رہ جائیں گے ۔اس وقت کا جاننا کچھ کام نہ آئے گا ۔سمجھنے کا وقت یہی ہے ۔اچھی طرح سن لو کہ اللہ کے آگے کسی کا فیصلہ نہیں چل سکتا ۔آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے ۔یہ اللہ کی قدرت ہے) **(سورۃ یونس ۔ آیت ۶۵)**

اللہ کی قدرت : اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے اور اس کا تخت پانی پر تھا تا کہ تم کو آزمائے تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے اگر تو کہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھو گے تو البتہ کافر کہنے لگیں گے یہ کچھ نہیں مگر کُھلا جادو (قرآن کریم کی اس آیت نے بتایا کہ یہ سب کچھ اللہ کے کرشمے ہیں ۔اِس سے انسان کا امتحان مقصود ہے کہ دیکھیں وہ اس کو دیکھ کر اللہ کو پہچانتا ہے یا نہیں اور اُس کی مرضی کے مطابق نیک کام کرتا ہے یا نہیں ۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اصل چیز تمہارے اعمال ہیں ۔ان کے حساب اور ان کے جزا و سزا کے لئے تمہیں موت کے بعد اٹھایا جائے گا لیکن اِن لوگوں کا عجب حال ہے ۔رسول ﷺ سے یہ بات سن کر کہتے ہیں اِس کی بات میں جادو ہے) **(سورۃ ھود ۔آیت ۷)**

اللہ کی معرفت : اللہ وہ ہے جس نے آسمان اونچے بنائے بغیر ستون کے جو تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ۔ ہر ایک وقت مقرر پر چلتا ہے (اللہ) کام کی تدبیر کرتا ہے نشانیاں ظاہر کرتا ہے تا کہ تم اپنے رَبّ سے ملنے کا یقین کر لو (ارشاد ہے کہ قرآنِ مجید اللہ عزوجل نے اپنے رسول حضرت ﷺ پر انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے ۔اس لئے پہلے اللہ تعالیٰ کو پہچانو ،تب کہیں تمہیں قرآنِ عظیم کی قدر معلوم ہوگی ۔اللہ کا پہچاننا عقلمندوں کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے ۔اوپر آنکھ اُٹھاتے ہی آسمان، سورج ، چاند ستارے نظر کے سامنے آجاتے ہیں اور عقلمند سوچتا ہے کہ یہ کہاں سے آئے ۔انہیں کس نے بنایا ۔اور یہ اوپر کیسے تھمے ہوئے ہیں ۔آخر اُس کی عقل اسے بتاتی ہے کہ ضرور اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہے ، جو بڑی قدرت والا ہے ۔ہمیں تو آسمان اپنے اوپر چھایا ہوا نظر آتا ہے ۔لیکن کوئی سہارا ستون وغیرہ نظر نہیں آتا جس پر یہ تھما ہوا ہے) **(سورۃ الرعد ۔آیت ۔ ۲)**

ختم ہوتی جائے گی اُسے وہ اُٹھاتا چلا جائے گا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو بڑی عمر تک زندہ رہیں گے اور عمر کے اِس حصّہ تک پہنچ جائیں گے۔ جس میں آدمی نکمّا ہو جاتا ہے۔ اعضاء اچھی طرح کام نہیں کر سکتے۔ سوچنے سمجھنے کی طاقت بھی گھٹ جاتی ہے۔ پڑھا پڑھایا ہوا بھولتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جو کچھ سیکھا تھا اُس میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ یہ سب اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ اُس نے جیسا چاہا اسے بنا دیا۔ جیسی چاہی صورت شکل دے دی۔ وہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ ایسے ہی تمہاری قوموں اور جماعتوں پر بھی پوری طرح قدرت ہے اور ان میں بھی یہی قاعدہ جاری ہے کہ پیدا ہوتی ہیں اور اپنی عمر پوری کر کے ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض کمزور اور ناتوان ہو کر بُرے احوال جیتی رہتی ہیں۔ یہ سب اللہ کی قُدرت کی نشانیاں ہیں) (سورۃ النحل ۔آیت ۷۰)

مخلوقات کا بھید : اور بھید آسمانوں کے اور زمین کے اللہ ہی کے پاس ہیں اور قیامت کا کام تو ایسا ہے جیسے کہ نگاہ کی جھپک یا اس سے بھی قریب اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اِس آیت میں یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہر ایک کا بھید اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اور اُس کا حساب لے گا۔ اِس لئے قیامت کا آنا ضروری ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اِرادہ کرلے گا۔ پلک جھپکتے ہی آجائے گی۔ آنکھیں بند کر کے کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے۔ اتنی بھی دیر اس کے آنے میں نہ لگے گی۔ ہر کام کی اُس کی قدرت کے آگے یہ حالت ہے کہ ادھر کہا اور اُدھر ہوا چیزوں کے اِسی اختلاف نے اوّل تو اللہ وعزّ وجل کا وحدہ لاشریک ہونا ثابت کیا اور اِس کے بعد قیامت اور حساب و کتاب کا ضروری ہونا ثابت کیا) (سورۃ النحل ۔ آیت ۷۷)

اللہ کی قدرت : اور اللہ نے تم کو تمہاری ماں کے پیٹ سے نکالا تم کسی چیز کو نہ جانتے تھے اور دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل تا کہ تم احسان مانو کیا انہوں نے آسمان کی ہوا میں اُڑتے جانور حکم کے پابند نہیں دیکھے اللہ کے سوا انہیں کوئی نہیں تھام رہا اس میں اِن لوگوں کے لئے جو یقین لاتے ہیں نشانیاں ہیں (ارشاد ہے کہ اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں کچھ مدّت رکھ کر باہر نکالا حالت اُس وقت کیا تھی ؟ سوا چند فطری احساسات کے، کچھ سمجھ نہ تھی۔ پھر تم کو رفتہ رفتہ ترقی دی۔ یہاں تک کے تم چیزوں کو سُن کر اور دیکھ کر پہچاننے لگے اِس کے ساتھ ہی تمہیں دل عطا کیا۔ جو سوچ سمجھ کر ان چیزوں کی بابت رائے قائم کرے اور رفتہ رفتہ تمہیں عزّ وجل کی معرفت کی طرف لے جائے اور اِس منعمِ حقیقی کا ہر وقت شکر گذار رہنا سکھائے۔ اِس کے بعد ایک اور مخلوق یعنی پرندوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اِن کی ساخت اور بناوٹ کا تقاضہ یہ تھا کہ وہ فضائے آسمانی میں اُڑتے پھریں۔ اِن کی ہر نسل انہی قاعدوں کے تحت اُڑتی پھرتی ہے جو اللہ عزّ وجل نے اُس کے لئے مقرر کر دیئے ہیں۔ اِن کا سنبھالنے والا اور تھامنے والا فقط اللہ تعالیٰ ہے۔ اپنے اور اُن کے حالات میں ایمانداروں کو اللہ کی نشانیاں صاف نظر آتی ہیں) (سورۃ النحل ۔آیت ۷۸ ۔ ۷۹)

قرآن عظیم : اور جس دن ہم ہر فرقے میں سے اُن کے اوپر انہی میں سے حال بتانے والا کھڑا کریں گے اور تجھ کو اِن لوگوں پر گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے تجھ پر کتاب اُتاری ہر چیز پر کھلا بیان اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری حکم ماننے والوں کے لئے ۔

(انسان کو اِن آیتوں میں یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ دُنیا میں وہ اپنے اختیار اور ارادہ سے جو کام کرتا ہے۔ وہ قرآنِ مجید کے قانونِ شرعی کے مطابق ہونے چاہیں۔ ورنہ اُن کے کاموں کا انجام بُرا ہوگا۔ یہ خیال ہرگز نہ کرے کہ وہ یوں ہی چھوٹ جائے گا۔ ایک دن ضرور آنے

والا ہے جب انسان کے گروہ میں سے اِن کا نبیؑ اُن کے سارے حالات بتانے کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ اور پھر اِن کے سارے نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ اِس بات کی گواہی دیں گے کہ یہ نبی سچ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ان کا حال مجھے بتادیا گیا ہے۔ ممکن نہیں کہ کوئی شخص اپنا حال چُھپا سکے۔ معلوم ہوا کہ آخری گواہی قرآنِ مجید کی ہوگی۔ اور گواہی دینے والے اللہ عزّ وجل کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ ہوں گے۔ اور اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

آگے ارشاد ہے کہ ہم نے اے رسولؐ تیری طرف ایک عظیم الشان کتاب اُتاری۔ جس کا نام قرآنِ مجید ہے اور جس میں قیامت کے دن تک کے لئے ہر چیز جو دنیا اور آخرت کے کام آنے والی ہے خوب کھول کر بیان کردی گئی ہے۔ اِس سے ہر انسان ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔ اِس میں اُس کے فائدے کی ہر چیز ملے گی اور ہر مضر چیز کا نقصان ظاہر ہوجائے گا) **(سورۃ النحل ۔ آیت ۸۹)**

اللہ عزوجل کی پہچان : اور ہم نے رات اور دن دو نمونے بنائے پھر رات کا نمونہ مٹادیا اور دن کا نمونہ دیکھنے کو بنادیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور برسوں کی گنتی معلوم کرو اور حساب اور سب چیز ہم نے سنادی کھول کر (ارشاد ہے کہ ہم نے قدرت کی دو نشانیاں قرار دیا ہے۔ ایک اِن میں سے تاریک ہے۔ جس میں چیزیں آپ ہی آپ نظر نہیں آتیں۔ جب تک کہ تھوڑی بہت روشنی کا انتظام نہ کیا جائے۔ یہ روشنی بھی مدھم ہوتی ہے اور دن کی روشنی کو نہیں پہنچتی جس میں ہر چیز صاف صاف دکھائی دیتی ہے۔ یہ دن کی روشنی سورج سے حاصل ہوتی ہے۔ جو روزانہ اپنے وقت مقررہ پر نکلتا ہے۔ رات کی روشنی کے لئے ہم نے چاند بنایا اُس کی روشنی بہت ہلکی ہوتی ہے۔ پھر سورج اور چاند کو اس قدر قاعدے کے ساتھ نکلنا اور چُھپنا سکھایا ہے کہ ان کے ذریعہ دنوں ، مہینوں اور سالوں کی گنتی بآسانی ہوسکتی ہے۔ اور دن رات کا باقاعدہ نظام حصولِ معاش میں مدد دیتا ہے۔ دوسرے اِس کی باقاعدگی اور آہستہ آہستہ چلنا اِنسان کو یہ بھی سکھاتا ہے کہ کاموں میں جلد بازی کی ضرورت نہیں۔ ہر چیز اپنے وقت پر ہو کر ہی رہے گی۔ ارشاد ہے کہ ہم نے ان سب باتوں کو جو انسان کے کام آنے والی ہیں۔ مفصّل بیان کردیا ہے اور انہیں خوب کھول کر سمجھا دیا ہے۔) **(سورۃ بنی اسرآئیل۔ آیت ۱۲)**

کائنات کی تسبیح : ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اُس کی خوبیاں نہیں پڑھتی لیکن ان کا پڑھنا نہیں سمجھتے بے شک وہ تحمّل والا اور بخشنے والا ہے۔(اِس آیت میں کائینات کا حال بیان کیا گیا ہے اور توجہ اِس طرف دلائی جارہی ہے کہ دُنیا میں جو چیز بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور قاعدوں کی پابند ہے۔ کسی شے کی مجال نہیں کہ اپنی حقیقت خود بدل سکے۔ یا اپنے آپ کو قانون کی پابندی سے آزاد کرسکے۔ اس زمین وآسمان کے اندر کی چیزیں سب داخل ہیں۔ کوئی سمجھ دار ہستی اتنی طاقتور نہیں کہ اِس پابندی سے اپنے آپ کو آزاد کرا سکے۔ یہی اللہ عزّ وجل کی ذات اور صفات کا اقرار ہے۔ جو ہر شے کررہی ہے) **(سورۃ بنی اسرآئیل ۔آیت ۴۴)**

اللہ خوب جانتا ہے : اور تیرا رب اِن کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض سے افضل کیا ہے اور داوٗد کو ہم نے زبور دی کہہ پکارو جن کو تم سمجھتے ہو سوا اِس کے سو وہ اختیار نہیں رکھتے کہ تم سے تکلیف دور کردیں اور نہ بدلنے کا (اللہ تعالیٰ کی قدرت یہ ہے کہ وہ ہر ایک کے حال سے واقف ہے۔ اس نے ہر زمانے میں الگ الگ رسول بھیجے۔ تاکہ

عزوجل کا پیغام اپنے وقت کے لوگوں کو پہنچادیں۔اِن میں سے بعض کو بعض پر کسی نہ کسی لحاظ سے فضیلت عطا کی۔انہی میں سے ایک نبی داوٗد علیہ السلام تھے۔جنہیں بادشاہت بھی ملی اور زبور جیسی کتاب بھی عطا ہوئی۔اسی طرح اس زمانے میں اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو تمام انسانوں میں سے منتخب کر کے اپنا رسول مقرر کیا اور قرآن حکیم جیسی عظیم الشان کتاب عطا کی۔جس میں ایک طرف دنیا میں ملکی انتظام کے قاعدے اور قانون وضع کیئے اور دوسری طرف آخرت کی زندگی کے سنوارنے کا طریقہ بتایا۔ملکی انتظام کے لئے قتال تک بھی ضروری ہے مگر آخرت سنوارنے کے لئے کسی پر زبردستی نہیں۔جس کا جی چاہے قرآنِ حکیم کا پیغام سُنے اور اپنی عاقبت درست کرے۔اِس کے لئے اِن کافروں سے کہہ دو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک نہ کرنا۔انسان کی بہتری کی اولین شرط ہے۔شرک اِس لئے فضول چیز ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی میں طاقت نہیں کہ تمہاری کوئی مصیبت دور کرے یا اسے ہلکا کردے۔تم اپنے جھوٹے معبودوں کو پکار کر دیکھ لو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتے۔مددگار فقط اللہ ہے) (سورۃ بنی اسرآئیل۔آیت ۵۵۔۵۶)

اللہ کی قدرت : اور اگر ہم چاہیں تو لے جائیں وہ چیز جو ہم نے تیری طرف وحی کی پھر تو اس کے لانے کے لئے ہمارے مقابلہ میں ذمدار نہ پائے مگر تیرے رب کی رحمت سے اس کی بخشش تجھ پر بڑی ہے۔ (اِس آیت میں یہ بیان ہے کہ اللہ عزوجل کی قدرت بے پایاں اور بے انتہا ہے۔اِس کے حکم کی ہر چیز فوراً ہو جاتی ہے اور اس کے ہونے کو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

رسول اللہ ﷺ سے ارشاد ہے کہ اگر ہم چاہیں تو جو کچھ وحی کے ذریعہ ہم نے تجھے سکھایا ہے۔سب ذراسی دیر میں واپس لے لیں گے اس کے بعد کوئی ایسا نہیں کہ اسے دوبارہ لانے کا ذمّہ لے سکے۔ہماری قدرت میں یہ سب کچھ ہے۔لیکن ہم ایسا کریں گے نہیں۔کیونکہ یقیناً بہت سے آدمی اِس قرآنِ عظیم سے راہ یاب ہوں گے اور اِس کے احکام پر عمل کر کے دین و دنیا میں کامیاب اور سرخ رو ہوں گے اور تجھ کو اِس کے پہچاننے کا بہت اچھا بدلہ ملے گا۔اور بڑے بڑے درجے عطا ہوں گے۔اور یہ تیرے اوپر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ تجھ کو تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے مقرر فرمایا اور چند شریر لوگوں کے شور وشغب سے تجھ کو منصبِ ہدایت سے اور سمجھدار لوگوں کو سیدھی راہ پہچاننے سے محروم نہیں کیا۔ یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ جیسے روح ،اللہ کے حکم سے ہے ایسے ہی اس کے کمالات بھی اسی کے حکم سے عطا کیے ہوئے ہیں ، اپنا کسی کا کچھ نہیں) (سورۃ بنی اسرآئیل۔آیت ۸۶ ۔۸۷)

اللہ کی نشانیاں : کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور کھوہ کے رہنے والے ہماری قدرتوں میں اچنبھا تھے جب جا بیٹھے وہ جوان پہاڑ کی کھوہ میں پھر بولے اے رب ہم کو اپنے پاس سے بخشش دے اور پوری کردے ہمارے کام کی درستی (اللہ کی قدرت میں اچنبے کی کیا بات ہے۔یہ لوگ تم سے ان لوگوں کا حال پوچھتے ہیں۔جنہوں نے ایک غار کو جو وادی رقیم میں تھا اپنا مسکن بنالیا تھا۔کیونکہ ایک ظالم بادشاہ لوگوں کے پیچھے پڑ گیا تھا کہ میری اور میرے بتوں کی عبادت کرو۔یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو تھے اور فقط اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تھے۔۔اس کے ظلم سے بچنے کے لئے پہاڑوں کے بیچ میں ایک غار کو اپنا بنالیا تھا۔اور وہاں بادشاہ سے چُھپ کر اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔انہوں نے دُعا کی کہ اے ہمارے رب ہم کو اپنی خاص رحمت سے نوازیئے۔۔اور جس کام میں مشغول ہیں۔اِس میں ہماری مدد فرمایئے اور اس مشکل سے نجات کا سامان بنادیجئے۔آگے ان کا ضروری حال بیان فرمایا ہے۔

اور کہا ہے کہ ان کی نجات کا سامان ہم نے کر دیا۔اور یہ ہماری قدرت کی ایک نشانی تھی جسے سُن کر تمہیں بھی انہی کی طرح ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔) **(سورۃ الکھف ۔آیت ۹ ۔ ۱۰)**

اللہ نے جگادیا : اوراسی طرح ہم نے اُن کو جگہ دیا آپس میں پوچھنے لگے اِن میں سے ایک بولا تم کتنی دیر ٹھیرے بولے ہم ایک دن یا ایک دن سے کم ٹھیرے بولے تمہارا رب ہی ہے خوب جانے جتنی دیر تم ٹھیرے ہو (ارشاد ہے کہ جب وہ ایک مدّت تک غار میں آرام سے سوتے رہے تو جیسے ہم نے اپنی قدرت سے اُنہیں سلا دیا تھا۔ایسے ہی انہیں ایک مناسب وقت پر جگا دیا۔اُن کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ہم اتنی دیر سوتے رہے کہ دنیا اِدھر سے اُدھر ہوگئی۔اُٹھتے ہی خیال آیا ہوگا کہ ہم بادشاہ کی پکڑ و دھکڑ سے بچنے کے لئے کوئی تدبیر کرنی چاہیئے تھی۔ورنہ یہاں سے نکلتے ہی پھر وہی مصیبت گلے پڑے گی۔اگر بادشاہ کی دی ہوئی مہلت یوں ہی غفلت میں گذر گئی۔تو بڑی آفت کا سامنا ہوگا۔ایک نے کہا کہ ہم تھوڑی دیر پہلے غار میں آئے تھے۔آتے ہی نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ ہمارے کام کی سدھ بدھ نہ رہی۔مگر زیادہ سوئے معلوم نہیں ہوتے۔شاید دن بھر گذر گیا ہو۔یا ابھی پورا دن بھی نہ ہوا ہو پھر بولے اللہ ہی جانے کتنے دن ٹھیرے) **(سورۃ الکھف۔آیت ۱۸)**

اللہ کی ہر وقت یاد : اور نہ کسی کام کو منہ سے کہنا کہ یہ میں کل کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے اور یاد کر اپنے رب کو جب بھول جائے اور کہہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو اِس سے زیادہ نزدیک نیکی کی راہ دکھائے (ارشاد ہے کہ کسی کام کے لئے یہ مت کہو کہ کل کرلوں گا یا کل ہو جائے گا۔مگر اِس کے ساتھ ساتھ انشاءاللہ ضرور کہہ لیا کرو۔اِس کے بعد آپؐ کے ذریعہ ہر انسان کو سمجھا دیا کہ موقعہ پر **انشاءاللہ بسم اللہ** ، **الحمدللہ** وغیرہ کہنا کسی حال میں نہ بھولے اگر بھول جائے تو جب یاد آجائے کہہ لے۔آگے ارشاد ہے کہ ساتھ ہی لوگوں سے یہ بھی کہہ دے کہ مجھے اس آیت سے انسان کو یہ سبق سیکھنا ہے کہ دنیا میں ہر کام اللہ کی قدرت اور اُس کے حکم سے ہوتا ہے۔بغیر اُس کے حکم کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ **(سورۃ الکھف۔آیت ۲۳ ۔۲۴)**

دنیا کی مثال :اور اِن کو دنیا کی زندگی کی مثال بتادے جیسے ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اُس کی وجہ زمین کا سبزہ ہوگیا پھر گل کر چُورا چُورا ہوا میں اُڑتا ہوا ہوگیا اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے (قرآن مجید انسان کی توجہ دنیا کی بے ثباتی کی طرف دلاتا ہے۔توحید ورسالت کے بعد یہ اس کا خاص موضوع ہے۔اس حقیقت کی بہت جگہ عبارتیں بدل بدل کر انسان کے ذہن نشین کروائی ہیں۔کہ دنیا کی زندگی سے دل لگانے کا نتیجہ بُرا ہوگا۔یہاں ارشاد ہے اور پہلے سورۃ یونس میں بھی سمجھا جا چکا ہے۔کہ زمین کو دیکھو بارش کے پانی سے اُس میں جان سی پڑ جاتی ہے۔ہر طرف سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔طرح طرح کے درخت جھاڑیاں ، پھلوں اور پھولوں والے درخت اور بوٹے نظر آتے ہیں۔لیکن پھر کیا ہوتا ہے آخر خزاں آجاتی ہے۔اسے ہوا اُڑا کر تتّر بتّر کر دیتی ہے۔اسی طرح دنیا کو سمجھ لو۔کہ یہ ہر چیز سے معمور نظر آتی ہے۔ہر طرف چہل پہل ، گہما گہمی ، نظر فریب اور دل کش نظارے دل موہ لیتے ہیں۔لیکن ایک دن کچھ بھی نہ رہے گا۔سب فنا ہو جائے گا اور معلوم ہو جائے گا کہ ہر چیز اللہ عزوجل کے ہی قبضۂ قدرت میں ہے) **(سورۃ الکھف۔آیت ۴۵)**

مرکر اُٹھنا : اور آدمی کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو پھر نکلوں گا زندہ ہوکر کیا آدمی یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اُس کو اس سے پہلے بنایا اور وہ نہ تھا کوئی چیز سو قسم تیرے رب کی ہم ان کو اور شیطان کو گھیر کر پھر سامنے لائیں گے اُنہیں دوزخ کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے (اِن باتوں کو سن کر لوگوں نے تعجب سے کہا کہ کیا ہم مرنے کے بعد ہم پھر زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ان کا قول نقل کرکے اِس بات کا جواب دیا گیا ہے کہ آدمی کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ اِس دنیا میں پہلی دفعہ ہمیں اسی نے پیدا کیا۔اس کا ظاہر میں کہیں نام ونشان بھی نہ تھا۔ہم نے اُسے اپنی قدرت سے جیتا جاگتا انسان بنادیا اور پال کر بڑا کیا۔اور اُس کی ساری چیزیں وقت پر مُہیا کردیں اِس رب کی قدرت کو انسان کیوں بُھول جاتا ہے۔ہم تیرے رب کی قدرت انسان کو دوبارہ یاد دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرے رب کی قسم جو بڑی قدرت والا ہے۔ہم قیامت کے دن سب کو زندہ کرکے اُٹھا بٹھائیں گے۔اور سب طرف سے گھیر کر ایک میدان میں لاجمع کردیں گے اور اُن کے ساتھ شیطان کو بھی اکٹھا کردیں گے جو اُنہیں بہکایا کرتا تھے۔دوزخ اُن کے بیچ میں ہوگی اور وہ ہول کے مارے اِس کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے) (سورۃ مریم ۔آیت ٦٦۔٦٧۔٦٨)

قدرت کی نشانیاں : اور بنادیں اِن میں کشادہ راہیں تا کہ لوگ راہ پائیں اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور لوگ آسمان کی نشانیوں کو دھیان میں نہیں لاتے اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے جو ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں پھرتے ہیں۔ (پہاڑوں کو ٹھوس اور اونچی دیواروں کی طرح زمین میں گاڑ دیا۔تاکہ ان کے وزن اور سختی سے زمین اپنی جگہ قائم رہے۔ پھر ان کے درمیان چوڑے چوڑے درے اور راستہ بھی بنادیئے تاکہ لوگوں کے لئے باہم ملنے جلنے اور ایک جگہ کی چیز دوسری جگہ لے جانے میں آسانی ہو۔آسمان کو مضبوط اور محکم چھت کی طرح بے سہارے سر پر پھیلا دیا۔جس کے ٹوٹنے اور گرنے کا خطرہ نہیں۔آسمان کے اندر اللہ عزوجل کی قدرت اور حکمت کی بے شمار نشانیاں ہیں۔لیکن لوگ اِن کی طرف سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ورنہ ہر چیز بتارہی ہے کہ اسے کسی بڑے ماہر صناع اور بڑی قدرت اور حکمت والے کاریگر نے بنایا ہے پھر دن رات کا لگا بندھا چکر ، سورج اور چاند کا وقت پر نکلنا اور چھپنا اور اِن سیاروں کا اپنے اپنے مدار پر گردش کرنا اور ایک دوسرے سے نہ ٹکرانا یہ سب باتیں اللہ عزوجل کی ہستی پر دلالت کرتی ہیں) (سورۃ الانبیآء۔آیت ٣١ ۔٣٢۔٣٣)

اللہ کی حکومت : تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے آدمی اور بہت سے ہیں کہ اِن پر عذاب ٹھہر چکا اور جسے اللہ ذلیل کرے اُسے کوئی عزّت دینے والا نہیں تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہے (قرآن مجید انسان کو بار بار ادھر متوجہ کرتا ہے کہ دنیا ایک اٹل قانون کے تابع ہے کوئی چیز ہو بے جان یا جاندار اِس قانون کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی۔اِس کے بعد بتاتا ہے کہ یہ قانون اللہ عزوجل نے اپنے اِرادہ اور قدرت سے اپنی حکمت کی بناء پر مقرر کیا ہے۔اِس آیت میں پھر اِس طرف توجہ دلائی گئی ہے ارشاد ہے کہ کیا انسان کو سوجھتا نہیں کہ آسمان اور زمین میں جتنی بھی مخلوق ہے سب اللہ عزوجل کے آگے سربسجود ہے کوئی اُس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتی۔بہت سے آدمی بھی جن کی عقل پر غفلت کا پردہ نہیں پڑا اپنے اختیار اور ارادے سے سجدہ کرتے ہیں۔لیکن بہت سے لوگ ہیں۔جو محض عناد کی وجہ سے اِس سے

سرتابی کرتے ہیں اور البتہ عذاب کے مستحق ہو چکے۔ انسان کو سمجھ لینا چاہئیے کہ اللہ عزوجل جسے ذلیل کرے اُسے کوئی عزّت نہیں دے سکتا اور اِس حقیقت کو بھی دل میں بٹھالینا چاہئیے کہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اُس کے فیصلے کو رد کر سکے اور اُس کے حکم سے سرتابی کر سکے۔ اِس لئے انسان کو چاہئیے کہ ارد تا بھی اُس کے آگے جھکے۔ یہ آیتِ سجدہ ہے) (سورۃ الحج۔ آیت ۱۸)

اللہ کی قدرت : تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر زمین سرسبز ہوگئی بے شک اللہ چھپی تدبیریں جانتا ہے خبردار ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اسی کا ہے اور وہی ہے بے پرواہ سب خوبیوں والا (اللہ عزوجل کے ماننے کے یہ معنی ہیں کہ اِس کی تمام خوبیوں اور صنعتوں کو بھی پہچانے۔ یقین کرے کہ اِس میں ساری خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ اور وہ ہر عیب سے منزّہ ، مبّرا پاک صاف ہے۔ اِس کی قدرت بے اندازہ ہے۔ اس کا علم بہت گہرا ہے۔ اور وہ ہر چیز کی تہ تک پہنچا ہوا ہے۔ اِس کے علم رحمت اور قدرت کا اِسی سے اندازہ کرلو کہ ویران اور خشک زمین کو آسمان سے پانی برسا کر ذرا سی دیر میں ہری بھری کر دیتا ہے۔ مینہ برستے ہی زمین کی حالت کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔ ہر طرف سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔ خشکی دور ہو کر تری اور تازگی آجاتی ہے۔ اسی سے اُس کی باریک بینی کا اور ہر شئے سے خبردار ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اُسی کا ہے مگر وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اُس کے لطف و کرم سے ہر چیز کی ضرورتیں ملتی ہیں۔ اور وہ جانتا ہے کہ کون سی چیز کس چیز کے لئے مفید ہے اور کون سی مُضر۔ کوئی خوبی نہیں جو اُس میں پورے طور پر نہ ہو۔ اُس کی قدرت کو سمجھ جاؤ گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کمزوروں کو زور آور بنا دینا اُس کے نزدیک کوئی بات ہی نہیں) (سورۃ الحج۔ آیت ۶۳-۶۴)

قدرت کی مزید نشانیاں : تو نے دیکھا نہیں اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے بس میں کر دیا اور کشتی جو دریا میں اُس کے حکم سے چلتی ہے۔ اور اُسی نے آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے روک رکھا ہے مگر اُس کے حکم سے بے شک اللہ اِن لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے والا ہے وہی تو ہے جس نے تمہیں جلایا پھر مارتا ہے پھر زندہ کرے گا بے شک انسان ناشکرا ہے (ارشاد ہے کہ اے لوگو ! آنکھیں کھول کر دیکھو تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسی نے تمہیں وہ قوتیں ادا کیں ہیں جن کی بدولت تم دنیا کی ہر چیز پر حکم چلاتے ہو اور ہر چیز کو اپنے قابو میں لے آتے ہو۔ خشکی اور تری دونوں بھی چیزیں تمہارے بس میں کر دی ہیں۔ پھر یہ بھی اُس کی مہربانی ہے۔ کہ فضا کے اندر کی ساری چیزیں آسمان ، چاند ، سورج اور ستارے تمہارے سر پر تھام رکھے ہیں۔ اور وہ بغیر اللہ کے حکم کے زمین پر گر کر اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اِس سے تمہیں سمجھ لینا چاہئیے کہ اُسی نے تمہیں زندگی بخشی ہے اور وہی اپنے حکم سے تمہیں موت دے گا اور وہی اپنی قدرت سے تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ لیکن انسان اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی اللہ کو نہیں مانتا اور اُس کا شکر ادا نہیں کرتا۔ وہ یقیناً بڑا ناشکر گزار ہے ۔) (سورۃ الحج ۔ آیت ۶۵-۶۶)

ایمان والوں کا راستہ : جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اور اللہ ہی پر ہر کام کا دارومدار ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو تا کہ بھلا ہو (ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل سے زیادہ انسان کا ہادی اور مربّی کون ہو سکتا ہے۔ کون ہے جو مصیبت کے وقت انسان کی مدد کرے اور اُس کو ہر آفت سے چھڑا کر آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنی

سکھائے۔اس کو چھوڑ کر دوسروں سے یہ اُمید رکھنا کہ یہ ہمارے کام آئیں گے۔ نادانی ہے کیونکہ یار اور مددگار تو وہی ہوسکتا ہے۔جس کو اوّل تو مدد مانگنے والے کی حالت کا پورا پورا علم ہو۔ دوسرے اِس میں اتنی قوّت اور قدرت ہو کہ موقع پر ہر چیز مہیا کر سکے۔غور کرو کہ ایسا سارے عالم میں کوئی نہیں ۔ ہر ایک کا عالم محدود ، قوت نا کافی ، پورے علم اور پوری قوّت اور مکمل قدرت والا فقط اللہ کریم ہے۔اس کو اچھی طرح پہچانو۔اور دل اور جان سے اس کی طرف جھکو۔اگر بعض لوگ سرکشی پر اُتر آئیں تو وہ اپنا ہی کچھ بگاڑیں گے۔ایمان والوں کا تو یہی کام ہے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کے آگے نہ جھکیں ۔ان کے لئے ارشاد ہے۔ کہ اللہ کے آگے رکوع میں جھکو۔اسے سجدہ کرو۔فقط اسی کی بندگی پر کمر باندھو اور اسی کے لیے نیک کام کرو۔بُری باتوں کے نزدیک نہ پھٹکو۔ جو دُنیا میں یہ طریقہ اختیار کریں گے۔وہ یہاں بھی کامیاب ہوں گے اور آخرت میں سرخ رُو ہوں گے اور دونوں جگہ آرام وراحت کی زندگی بسر کریں گے) **(سورۃ الحج۔آیت ۷۶۔۷۷)**

اللہ کی قدرت : اور اسی نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیئے تم بہت تھوڑا حق مانتے ہو اور اسی نے تمہیں زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف جمع ہو کر جاؤ گے اور وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کا کام ہے رات اور دن کا بدلنا سو کیا تمہیں سمجھ نہیں

(اس آیت میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ اللہ وہی تو ہے جس نے تمہیں کان ، آنکھ اور دل دیا۔تا کہ ان سے ٹھیک ٹھیک کام لو۔لیکن تم ان سے ٹھیک کام نہیں لیتے ۔ان کی قوتوں کو بیجا صرف کرتے ہو۔اللہ عزوجل کی باتیں سنو۔اُس کی قدرت کی نشانیاں دیکھو۔اس پر ایمان لاؤ۔یہی ان تینوں کا ٹھیک استعمال ہے۔اللہ ہی نے تمہیں دنیا میں ہر جگہ پھیلایا۔پھر تم سب اسی کے سامنے اکھٹے ہو کر پیش کئے جاؤ گے۔وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے ایک بہت بڑی اس کی قدرت کی نشانی یہ ہے کہ زمانے کو دن اور رات دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے زندہ کرنا اور مارنا ، دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کا لانا یہی اس کی قدرت کی نشانی کا اندازہ کرنے کے لئے کافی ہے۔اسی سے سمجھ لو کہ وہ تمہیں مرنے کے بعد پھر زندہ کرسکتا ہے۔اِس میں شک کی کوئی وجہ نہیں) **(سورۃ المومنوں ۔آیت ۷۸۔۷۹۔۸۰)**

اللہ کی ایک اور قدرت : کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو ہانک لاتا ہے پھر ان کو ملا دیتا ہے پھر اُن کو تہ بہ تہ رکھتا ہے پھر تو اِن کے بیچ میں سے مینہ نکلتا دیکھتا ہے اور آسمان سے اولوں کے جو پہاڑ اِس میں ہے وہ اُتارتا ہے پھر جس پر چاہے انہیں ڈالتا ہے اور جس سے چاہے بچا دیتا ہے اس کی بجلی کی چمک گویا ابھی آنکھوں کو لے جائے گی اللہ رات اور دن کو بدلتا ہے اس میں آنکھوں والوں کے لئے دھیان کرنے کا مقام ہے (اللہ عزوجل کی قدرت کی نشانیاں دنیا بھر میں بھری پڑی ہیں۔پہلی آیتوں میں بہت سی بیان ہو چکی ہیں۔اس آیت میں ایک نہایت ہی واضح نشانی کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے ، مینہ برستا ہر ایک نے دیکھا ہوگا۔کبھی یہ بھی خیال کہ اِس کے لئے کیا کیا سامان کئے جاتے ہیں۔بادلوں کو ہر طرف سے گھیر گھار کر اکھٹا کیا جاتا ہے۔پھر اِن کو باہم ملایا جاتا ہے۔پھر ان کو تہ بہ تہ ایک دوسرے پر جمایا جاتا ہے اس کے بعد تم دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے مینہ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔کبھی خیال کیا کہ یہ کیوں ہوتا ہے۔اور اسے کون کرتا ہے۔سنو ! یہ اللہ عزوجل کی قدرت کے کارنامے ہیں ، اسی کے حکم سے بادل سمٹ کر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں ، پھر باہم مل جاتے ہیں ، یہاں تک کہ گہری گھٹا بن جاتی ہے ، بوندیں پڑنی شروع ہوتی ہیں۔اس کے بعد موسلا دھار مینہ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ پہاڑ کی طرح دلدار بادلوں میں جب ٹھنڈ بڑھ جائے تو پانی جم کر اولوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے اور

جس جگہ یہ کثرت سے گریں تو اِس سے نقصان بھی پہنچ جاتا ہے بہت سی جگہیں اولوں سے یا ان کے نقصان سے بچ بھی جاتی ہیں اولے والے بادلوں میں بجلی بھی تیزی سے کوندتی ہے اور اِس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بینائی جاتے رہنے کے قریب ہو جاتی ہے ہر شخص اِس نظارے سے واقف ہے۔ اس آیت میں ارشاد ہے کہ یہ بھی اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے جس سے اللہ کو پہچاننا چاہیئے اور پھر دن اور رات کا پھرتے رہنا بھی اللہ عزوجل کی قدرت کی ایک صاف نشانی ہے، جن کی دل کی آنکھیں روشن ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اِن نشانیوں پر غور کریں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی یہ سب کچھ نہیں کرسکتا)

(سورۃ النور ۔آیت ۴۳ ۔۴۴)

قدرت کا ظہور : اور اللہ نے ہر چلنے والے کو ایک پانی سے بنایا سو کوئی ہے کہ چلتا ہے اپنے پیٹ پر اور کوئی ہے کہ چلتا ہے دو پاؤں پر اللہ جو چاہتا ہے بناتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کرسکتا ہے۔ (جب اللہ عزوجل کو دنیا میں اس کی صاف صاف نشانیاں دیکھ کر پہچان لیا۔ تو اس کی مزید معرفت حاصل کرو۔ اس کی قدرت کا اندازہ اس سے کرو۔ کہ اس نے مادہ پیدا کیا ، جو گرمی ، سردی ، خشکی ، تری کے اثر سے مختلف شکلیں آسانی سے اختیار کرلیتا ہے۔ اس کے ذرات اللہ کی قدرت سے کبھی جمع ہو جاتے ہیں۔ کبھی الگ ، اسی سے عالم کی مخلوقات کا رفتہ رفتہ ظہور ہوا۔ چیزیں اس کے ذرات کی جمع اور تفریق سے بنتی اور بگڑتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب مناسب وقت آیا۔ تو جانداروں کا ظہور ہوا اور مختلف طریقوں سے حرکت کرنے والی مخلوق پیدا ہوگئی۔ اس میں کوئی پیٹ کے بل دوڑتا ہے ، جیسے سانپ اور اکثر کیڑے اور پانی کے جانور ، کوئی دو ٹانگ پر چلتا ہے ، جیسے آدمی اور اور پرندے ، کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ جیسے مویشی ، درندے وغیرہ ، پھر اس کی قدرت اسی پر محدود نہیں ، وہ جس کو چاہے جیسا بنادے ، اور کسی جانور کو چاہے ، تو چار سے زیادہ ہاتھ پاؤں دیدے ، یہ سب کچھ دیکھ کر اِس بات کا سمجھ لینا آسان ہے کہ اللہ کی قدرت لامحدود ہے ، آدمی اس کا اتنا ہی اندازہ کرسکتا ہے اور بس)

(سورۃ النور ۔ آیت ۴۵)

اللہ کی قدرت : کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا اس نے سایہ کو کیسے دراز کیا اگر چاہتا تو اُسے ٹھیرائے رکھتا پھر ہم نے سورج کو اُس کا راستہ بتانے والا مقرر کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچ لیا (انسان اپنی دنیاوی خواہشوں میں پھنس کر اصل کام نہیں کرسکتا۔ اور جس کے لئے اسے سب حیوانات سے زیادہ عقل دی گئی۔ ظاہر بات ہے کہ یہ تمام حیوانات کے اندر سمجھ میں تیز ہے۔ چیزوں کی الگ الگ خاصیتیں دریافت ہے اور ان کے لحاظ سے موجودات کے الگ الگ گروہ بناتا ہے۔ اور کلیہ قاعدے دریافت کرتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ عقل سے سب سے پہلا کام یہ لے۔ کہ اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کرے۔ انسان کو پہلی ہی نظر میں معلوم ہو جاتا ہے کہ دنیا کی چیزیں ایک حال میں نہیں رہتیں۔ ان میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے اور ان کا رجحان اس طرف ہے کہ پہلے پیدا ہوں پھر پروان چڑھیں اور ایک حد تک پہنچ کر مُرجھانا شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ فنا ہو گئیں ۔ ہر چیز میں یہی عام خاصیت دیکھی جاتی ہے۔ اِس آیت میں ارشاد ہے کہ یہ تغیر تمہیں چیزوں کے سایہ کے اندر بالکل صاف نظر آجائے گا۔ چیزوں کا سایہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر سکڑنے لگتا ہے اور دوپہر کے وقت تو قریباً غائب ہی ہو جاتا ہے۔ لیکن سورج ڈھلنے پر پھر بڑھنے لگتا ہے۔ اور جب خوب لمبا ہو جاتا ہے۔ تو رات ہوتے

ہی غائب ہو جاتا ہے سایہ کے پیدا ہونے اور بڑھنے کا سبب سورج ہے یہی اس کی شروع سے آخر تک حالتیں ظاہر کرتا ہے۔ آخر جب سورج غروب ہو جاتا ہے ، تو سایہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔ اسی پر ہر چیز کو قیاس کر لو ، پیدا ہونا ، بڑھنا گھٹنا اور دیر یا سویر غائب ہو جانا ہر چیز میں پایا جائے گا۔ سایہ ہو یا کچھ اور ہو۔ دنیا کی ہر چیز انہیں مرحلوں سے گزرتی ہے اور یہ سب اللہ کے ارادہ اور اس کی قدرت کا ظہور ہے، اگر وہ چاہتا تو سب کو ایک حالت میں ٹھیرا دیتا ۔) **(سورۃ الفرقان ۔ آیت ۴۵۔۴۶)**

ایک اور سوال : بھلا کون راہ بتاتا ہے تمہیں جنگل کے اور دریا کے اندھیروں میں اور کون چلاتا ہے خوشخبری لانے والی ہوائیں بارانِ رحمت سے پہلے کیا اب کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ ۔ اللہ بہت بلند ہے اس سے جسے یہ شریک بتلاتے ہیں (ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل نے اوپر ستارے بنا کر انہیں چمکایا اور ان کے لئے جگہ اور مقام مقرر کیئے اسی نظام کی بدولت تم خشکی اور سمندر میں آسانی سے راستہ ڈھونڈ لیتے ہو۔ پھر ایک اور نظام تمہارے لئے یہ کیا کہ زمین میں ضرورت کے وقت بارانِ رحمت کا بندوبست کر دیا۔ غور سے معلوم ہوا کہ یہ انتظام بھی سورج کی حرارت اور اِس کے اندر مختلف مقامات میں فرق مقرر کر کے اللہ عزوجل ہی نے کیا۔ حرارت کی بدولت گرم ہوا اوپر چڑھتی ہے اور اُس کی جگہ پُر کرنے کے لئے ٹھنڈی ہوائیں اِدھر اُدھر سے چلتی ہیں جو بارش والے بادلوں کو اپنے ساتھ لاتی ہیں۔ لوگ ان ہواؤں کے چلنے سے خوش ہوتے ہیں کہ اب بارش آئے گی اور خشکی اور گرمی دفع ہوگی۔ کیا یہ نظام سوا اللہ کے کوئی کر سکتا ہے۔ پھر اِس کے سوا کسی اور کو معبود ماننے کے کیا معنی۔ اللہ ہر چیز سے جسے تم اُس کا شریک ٹھیراتے ہو ۔ بلند اور برتر ہے۔ اسی کے عالی مرتبہ کی جھلک بھی اِن بتوں کو نصیب نہیں ہو سکتی جنہیں تم پوجتے ہو۔) **(سورۃ النمل ۔ آیت ۶۳)**

ایک اور خصوصیت : بھلا کون بناتا ہے خلق کو سرے سے پھر اس کو دوہرائے گا اور کون روزی دیتا ہے تمہیں آسمان سے اور زمین سے کیا کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ تو کہیے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی سند لے آؤ (قرآنِ کریم نے انسان کو بتا دیا کہ اللہ عزوجل نے اپنی قدرتِ کاملہ سے مادہ کو ظاہر کیا ۔ پھر اس سے تمام مخلوقات بنائی۔ یہ کہہ دینا کہ یہ آپ ہی آپ بن گئی دھاندلی کو سوا کچھ نہیں۔ زمین و آسمان کو دیکھ کر اُس کے بنانے والے کی کبریائی کا اندازہ فوراً ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بات ظاہر ہے کہ جس نے پہلے بنایا۔ بگڑنے کے بعد دوبارہ بھی وہی بنائے گا۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ مخلوقات کو اللہ نے صرف پیدا ہی نہیں کیا بلکہ آسمان اور زمین سے اس کی پرورش اور قیام کا سامان بھی مہیا کر دیا۔ چنانچہ جیسے وہ خالق ہے ایسے ہی ربّ اور رازق بھی ہے۔۔ یہ نہیں مانتے تو کوئی اس بات کی پختہ دلیل اور سند پیش کرو کہ یہ کسی اور کا کام ہے۔ اگر سچے بننا چاہتے ہو تو ایسا کام کرنا پڑے گا۔ ورنہ سوا غفلت اور ضد کے کچھ نہیں۔)

(سورۃ النمل ۔ آیت ۶۴)

آخری سزا ملی : اور ان پر فیصلہ جاری ہو گیا اس واسطے کہ انھوں نے شرارت کی تھی اب وہ کچھ بول نہیں سکتے کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنائی تا کہ اِس میں آرام کریں اور دن دیکھنے کو بنایا البتہ اِس میں اِن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو یقین کرتے ہیں (اس آیت میں ارشاد ہے کہ اس کا جواب وہ کیا دے سکتے ۔ حیرت سے تکتے رہ جائیں گے انہیں کچھ بھی یاد نہ آئے گا کہ ہم نے ظلم و زیادتی کر کے روپیہ کمایا۔ غریبوں کا حق مارا۔ دل بہلانے کو شعر کہے۔ ڈرامے لکھے۔ ہنسنے ہنسانے والے قصّے کہے۔ حکومت کا خوب مزہ اُڑایا۔

ہمارے پاس وقت کہاں تھا جو ہم بیٹھ کر قرآن سنتے اور اُس کے معنی پر غور کرتے۔ غرض اِن کرتوتوں کی وجہ سے ان پر عذاب آپڑے گا۔ اور اُن سے کچھ بولتے نہ بن پڑے گی۔ آگے ارشاد ہے کہ اگر وہ اسی پر غور کر لیتے کہ ہم اِن کی خاطر رات آرام کے لئے اور دن دیکھ بھال کر کام کرنے کے لئے بنایا تو وہ ہمیں مان لیتے۔ انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن ہمیں نہ پہچانا۔ ایمان والے ہی سمجھتے ہیں اسی میں اللہ کی قدرت کی پوری نشانیاں موجود ہیں۔) **(سورۃ النمل۔ آیت ۸۵۔۸۶)**

اللہ واقف کار ہے : اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جس کے واسطے چاہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ بھی کر دیتا ہے جس کو چاہے۔ بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ پانی آسمان سے کس نے اُتارا پھر زندہ کر دیا اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد تو وہ کہیں گے اللہ نے آپ فرما دیجئے کہ سب خوبی اللہ کے لئے ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں سمجھتے

(ارشاد ہے کہ رزق کا انتظام اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ اسے جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اور ہر بات کی مصلحت جانتا ہے۔ جس کو بہت سارا دینا ہوتا ہے اُس کے لئے ویسے ہی اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جسے ناپ تول کر دینا ہوتا ہے۔ اُسے اندازے سے دیتا ہے۔ لیکن محروم کسی کو نہیں کرتا۔ اسی طرح اُسے حال بدلتے بھی دیر نہیں لگتی۔ جب چاہتا ہے مفلس کو مالدار اور مالدار کو مفلس اور خوشحال کو بدحال اور بدحال کو خوشحال کو دیتا ہے۔ ان سے پوچھئے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ آسمان سے مینہ کون برساتا ہے۔ جس سے ایک مُردہ زمین ہری اور تروتازہ ہو جاتی ہے اور انواع اور اقسام کی چیزیں اس میں سے اُگ آتی ہیں۔ وہ یہی جواب دیں گے کہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے تو فرمائیے کہ اب تو ساری خوبی اللہ ہی کے لئے ثابت ہوئی اس سے ایمان والوں کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہئیے اور دنیا کی عارضی تکلیفوں سے ذرا نہ گھبرانا چاہئیے۔ وہ اپنی قدرت سے عنقریب تکلیفیں دور کر دے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ دُنیا کے آرام اور تکلیف کو اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ مانتے ہیں کہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے) **(سورۃ العنکبوت۔ آیت ۶۲۔۶۳)**

اللہ کی پہچان : اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر اور اُمید کے لئے اور آسمان سے پانی اُتارتا ہے پھر اس سے زمین کو اِس کے مرنے کے پیچھے زندہ کرتا ہے اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُس کے حکم سے زمین اور آسمان کھڑے ہیں پھر جب تم کو زمین میں سے ایک بار پُکارے گا اسی وقت تم نکل پڑو گے

(اللہ کو پہچاننے کا ارادہ ہی نہ ہو تو دوسری بات ہے۔ ورنہ واقعی اُس کی نشانیاں تو ہر طرف پھیلی پڑی ہیں۔ آدمی ذرا بھی توجّہ کرے تو بغیر اللہ کے اقرار کے چارہ نہیں۔ آسمان میں بجلی چمکتی ہے۔ اس سے ڈر بھی پیدا ہوتا ہے کہ کہیں گر نہ پڑے اور اُمید بھی بندھتی ہے کہ اب بارش ہو گی اور جان میں جان آئے گی۔ ارشاد ہے کہ یہ اللہ کی قدرت کی ایک اور نشانی ہے کہ جب بجلیاں چمکنی شروع ہوتی ہیں۔ ڈر اور اُمید دونوں پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اللہ کی رحمت سے مینہ برستا ہے اور سوکھی مُرجھائی ہوئی زمین دوبارہ تروتازہ ہو جاتی ہے۔ اور اِس میں مرجانے کے بعد پھر جان پڑ جاتی ہے۔ سمجھ داروں کے لئے اِس میں اللہ کی معرفت کی نشانیاں ہیں۔ اِس کے بعد آسمانوں اور زمین کا قیام ہے۔ اوّل تو اِن کا پیدا کر دینا ہی اللہ کی ہستی کی دلیل ہے۔ پھر اِس کا سنبھالے رکھنا بھی اُسی کے حکم سے ہو رہا ہے۔ پھر جیسے بارش سے زندہ ہو کر زمین کے اندر سے سبزہ نکل پڑتا ہے ایسے ہی قیامت کے دن اُس کے ایک ہی بار حکم دینے سے تم بھی زمین سے نکل پڑو گے۔ یہ سب کچھ

اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ پھر انھیں دیکھ کر تم اسے پہچانتے کیوں نہیں ؟) (سورۃ الرُّوم۔آیت ۲۴ ۔۲۵)

حقیقی صورتِ حال : اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری سے بنایا پھر کمزوری کے پیچھے زور دیا پھر زور کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دے گا بنا تا ہے جو کچھ چاہے اور وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہ گار قسمیں کھائیں گے کہ ہم ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح وہ اُلٹے جاتے تھے (اللہ عزوجل کی قدرت کا ٹھیک تصوّر رکھنے والے اس بات میں ذرا شک و شبہ کی گنجائش نہیں سمجھتے کہ وہ قوموں اور ملکوں کی حالت میں جس وقت مناسب ہوتا ہے تغیر وتبدّل پیدا کرتا ہے۔ کمزور آگے چل کر زورآور اور طاقت والے گھٹ کر ضعیف اور ناتوان ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی کو اِس میں شبہ ہو تو اِس آیت میں تنبیہ کی جاتی ہے کہ تم دیکھتے ہیں کہ پیدائش کے وقت انسان کس قدر ضعیف اور ناتوان ہوتا ہے۔ ایک جگہ پڑے رہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر رفتہ رفتہ اس میں قوّت آنی شروع ہوتی ہے۔ جوان ہوتا ہے تو رگ رگ میں زور اور نشاط بھرا ہوتا ہے۔ اِس کے بعد قوّت گھٹنی شروع ہوتی ہے۔ بڑھاپا آجائے تو بال سفید ہو جاتے ہیں۔ اِس سے سمجھ لو کہ اللہ میں سب قدرت ہے۔ مگر نادان لوگ واقعات سے ٹھیک نتائج نہیں نکالتے ہمیشہ ٹیڑھے ہی چلتے ہیں۔ قیامت کی مصیبتیں دیکھ کر بھی اسی طرح ایک غلط بات کہیں گے کہ ہائے دُنیا تو بہت جلد ختم ہوگئی ہم تو وہاں گھڑی بھر ہی رہے ہوں گے۔) (سورۃ الرُّوم ۔آیت ۵۴۔۵۵)

اللہ کی قدرت : تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک جی کا بے شک اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے اور ہر ایک مقرر وقت تک چلتا ہے اور یہ کہ اللہ اس کی خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو یہ اس لئے کہ اللہ ہی اصل ہستی ہے اور جس کسی کو اس کے سوا پکارتے ہو جھوٹ ہے اور اللہ سب سے بلند اور بڑا ہے (ارشاد ہے کہ سنو ! اللہ کی قدرت کے تحت ہر چیز ہے۔ تم سب کا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دینا اس کے نزدیک کیا مشکل ہے۔ بے شمار زندہ چیزیں پیدا کرنا اور ایک زندہ چیز پیدا کرنا اس کے نزدیک دونوں برابر ہیں سب کچھ اس کے ارادے کے تابع ہے۔ ادھر ارادہ کیا اور اُدھر چیز موجود ہو جاتی ہے۔ جیسے وہ سب کی ایک ہی وقت میں سنتا اور ایک ہی وقت میں دیکھتا ہے اسی طرح پیدائش بھی ایک کی یا بہتوں کی اس کے لئے برابر ہے۔ اس کی قدرت اسی میں دیکھ لو کہ کبھی دن بڑھتا ہے کبھی رات۔ سورج اور چاند برابر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں اور جو وقت ان کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے اس کے مطابق اپنا اپنا کام کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان باتوں کی طرف توجّہ کی ضرورت ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ معبود برحق اللہ ہی ہے اور سارے معبود جھوٹے ہیں اور اللہ ہی سب سے برتر اور سب سے بڑا ہے۔) (سورۃ لقمٰن ۔آیت ۲۸۔۲۹۔۳۰)

قدرت کی نشانیاں : اور ہم نے اپنی طرف سے بڑائی دی داؤد کو اے پہاڑو اس کے ساتھ خوش الحانی سے پڑھو اور پرندے بھی اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا کہ کشادہ زرہیں بنا اور اندازے سے کڑیاں جوڑ اور تم سب نیک کام کرو تحقیق میں جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہوں (اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی طرف انسان کی توجہ دلاتا ہے تا کہ وہ اُس کا اور اُس کی صفات کا ٹھیک ٹھیک تصوّر قائم کرے اور اُس کے ارشادات میں شک وشبہ نہ کرے۔ ارشاد ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو فضیلت اور بڑائی عطا فرمائی۔

پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔ کہ جب وہ خوش الحانی سے اللہ کا ذکر یں۔ تو تم بھی ان کے ساتھ ویسے ہی ذکر کرو جیسے وہ کریں۔ پھر لوہے کو اس کے لئے نرم کر دیا تا کہ وہ اس کے چھلّے بنائے اور اِن کو تناسب اور ٹھیک انداز ے سے جوڑ کہ بے ڈھنگے نہ معلوم ہوں۔ لوہے کی کشادہ زرہیں تیار کرے۔ پھر ہم نے حکم دیا کہ اس میں مصروف ہو کر نیک کام نہ بھولنا یاد رکھو اللہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے)

(سورۃ السبّا۔ آیت ۱۱۔۱۲)

اللہ سب کا خالق ہے : سب خوبی اللہ کی ہے جس نے آسمان اور زمین بنا کھڑے کیے فرشتوں کو پیغام لانے والا ٹھیرایا جن کے پر ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار پیدائیش میں جو چاہے برھادیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز کے اوپر قدرت رکھتا ہے (ارشاد ہے کہ ہے کہ ساری خوبیاں اللہ ہی میں ہیں۔ اسی لئے اُس کی ثناء وصفت ہر وقت بیان کرتے رہا کرو۔ اس کی قدرت کا نمونہ دیکھنا ہو تو اوپر آنکھ اُٹھا کر آسمان کو دیکھو نیچے زمین پر نظر ڈالو۔ یہ سب اُسی نے بنائے ہیں۔ اور اُن کے درمیان انواع واقسام کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ اِس کے علاوہ ان کے فرشتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہ نبیوں کے پاس انسان کی ہدایت کے لئے اللہ عزوجل کی بتائی ہوئی باتیں پہنچاتے ہیں اور بعض کا کام سارے عالم کا انتظام کرنا ہے اور وہ ہر وقت اللہ کے احکام اُس کی مخلوقات کو پہنچاتے ہیں۔ اور انہی کے مطابق چیزیں اپنا اپنا کام کرنے لگتی ہیں۔ بادل مینہ برساتے ہیں۔ سورج حرارت اور روشنی بہم پہنچاتا ہے۔ ہوائیں مختلف سمتوں میں چلتی ہیں۔ زمین ، سبزیاں ، غلّے وغیرہ اُگاتی ہے۔ ان فرشتوں میں طاقتِ پرواز ہے۔ کسی کے دو پر ہیں اور کسی کے تین اور کسی کے چار۔ اللہ جس مخلوق میں جو صفت یا عضو چاہے بڑھادے اور ان سے جو جو کام لینا ہو لے لے۔ سب کچھ اُس کی قدرت میں ہے اور ہر چیز پر اُسے پورا پورا اختیار ہے ، جو چاہے کرے۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں) **(سورۃ فاطر۔ آیت ۱)**

اختیار اللہ ہی کو ہے : اللہ رحمت میں سے جو کچھ لوگوں پر کھول دے تو اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جو کچھ روک رکھے تو اُس کے سوا اُس کا کوئی پہنچانے والا نہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے اے لوگو ! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو (اللہ کی قدرت اور اختیار کا کچھ اندازہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اِس آیت پر اور اِس جیسی اور دوسری آیتوں پر پورے طور پر غور کرے۔ ورنہ وہ اگر اپنی ہی عقل چلائے گا تو بہت سی ٹھوکریں کھائے گا۔ کیونکہ انسان کی عقل بعض وقت خواہشوں سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ اور جب تک وہ قرآن کی روشنی سے مدد نہ لے۔ ٹھیک دیکھ بھال کر کام نہیں کرسکتی۔

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل کسی کو اپنی رحمت سے کچھ دینا چاہتا ہے تو کسی کی مجال نہیں کہ اسے روک لے اور اگر وہی روک لے تو کوئی اور اُس کے سوا کسی کو کچھ دے نہیں سکتا۔ قوّت اور زور کا وہی مالک ہے اور یہ بھی وہی جانتا ہے کہ کس کو کیا دینا چاہئیے۔ معلوم ہوا کہ جس نے کسی اور میں دینے یا چھیننے کی طاقت مانی اس نے اللہ کو نہیں پہچانا۔

اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے کچھ یہ سمجھ کر نہ مانگنا چاہئیے کہ اِس میں واقعی دینے کی طاقت ہے اور نہ اِس ڈر سے کسی کی خوشامد کرنی چاہئیے کہ اگر یہ ناراض ہو گیا تو ہم سے یہ نعمت چھین لے گا۔ آگے ارشاد ہے : لوگو ! اللہ کی نعمت مت بھولو۔ اِس نے تمہیں ضرورت کی تمام چیزیں عطا فرمائیں۔) **(سورۃ فاطر۔ آیت ۔ ۲)**

قدرت کا ظہور : اوراللہ نے تمہیں مٹی سے پھر بوند پانی سے پیدا کیا پھرتم کو جوڑے جوڑے بنایا اور نہیں پیٹ رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بغیر اُس کے علم کے اور نہیں عمر پاتا کوئی بڑی عمر والا اور نہ کسی کی عمر گھٹتی ہے مگر لکھا ہے کتاب میں بے شک یہ اللہ پر آسان ہے (اس آیت میں ارشاد ہے کہ اصلی اور سچّے واقعات پرغور کروتو اللہ کا ماننا بالکل آسان ہے۔ کیونکہ یہ سوال انسان کے سامنے سب سے پہلے آتا ہے کہ انسان کوکس نے پیدا کیا۔ اس کا جواب سوائے اِس کے کچھ نہیں کہ اللہ نے پیدا کیا پہلے مٹّی کے اجزا جمع ہوئے جن سے مل کر بدن بنتا ہے۔ پھر اِس کے اجزاء کا نطفہ میں جمع کر دیا گیا اور پھر نر مادّہ کے جوڑے بنا دیئے گئے۔ نطفہ مادّہ کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے اور جب وہاں کی پرورش کی مدّت ختم ہو جاتی ہے تو بچّہ ماں کے پیٹ سے باہر آکر پرورش پاتا ہے۔ لیکن کسی کو یہیں تک سمجھ کرٹھرنہ جانا چاہیئے۔ سب کچھ آپ ہی آپ نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ کے علم اور حکم سے ہوتا ہے۔ وہ حاملہ کے حمل کا سارا حال جانتا ہے۔ اسی کو معلوم ہے کہ بچّہ نر ہے یا مادّہ۔ پھر اس کی پرورش اِسی کے علم کے مطابق ہوتی ہے۔ ماں باپ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ پیٹ میں بچّہ کس طرح بن رہا ہے اور اس کی ماں کب جنے گی۔ اور جننے کے بعد اس کی پرورش کیسے ہوگی۔ اِس کی عمر کتنی ہوگی۔ اور اس کے بڑھنے گھٹنے کے اسباب کیا ہوں گے یہ سب کچھ ایک کتاب میں لکّھا ہوا ہے۔ جسے لوحِ محفوظ کہتے ہیں۔ یہ سارا کام اللہ کے لئے آسان ہے کسی اور کے بس کا روگ نہیں کہ یہ باتیں کر سکے اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ یہ کیسے ہوتی ہیں۔)

(سورۃ فاطر۔آیت ۱۱)

ظہورقدرت : اور برابر دو دریا یہ میٹھا پیاس بجھاتا ہے خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا اور ہر ایک میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تو اِس میں جہازوں کو دیکھتے کہ چلتے ہیں پانی کو پھاڑتے تاکہ اُس کا فضل تلاش کرو اور اُس کا شکر کرو (پہلی آیت میں اللہ عزوجل کی کے علم کی وسعت کا ذکر تھا۔ اس آیت میں اُس کی قدرت کے کارناموں کی طرف اشارہ ہے۔ ارشاد ہے کہ دُنیا میں انواع واقسام کی چیزیں پھیلی پڑی ہیں۔ جن کی خاصیتیں ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ ایک طرف ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے دریا موجیں مار رہے ہیں۔ دوسری طرف کڑوے پانی کا سمندر پھیلا ہوا ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی جگہ کام کر رہے ہیں۔ ان دونوں سے تازہ بہ تازہ مچھلیاں تمہارے ہاتھ لگتی ہیں اور سیپ، موتی مونگے وغیرہ نکلتے ہیں۔ جنہیں تم بطور زیور استعمال کرتے ہو۔ انہیں میں کشتیاں اور بڑے بڑے جہاز پانی کو چیرتے پھاڑتے چلے جاتے ہیں۔ اور اِدھر سے اُدھر تجارتی سامان منتقل کر دیتے ہیں۔ جس سے تمہیں بڑے فائدے پہنچتے ہیں۔ تمہیں اِن سب مفید چیزوں کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور اِسے پہچان کر اُس کی عبادت میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ یہ کیا اندھیر ہے کہ تم اللہ کی نعمتوں سے فائدے اُٹھاتے ہو لیکن اسے پہچانتے اور جانتے نہیں۔)

(سورۃ فاطر۔آیت ۱۲)

اللہ کی قدرت : بے شک اللہ آسمان کو زمین کو تھام رہا ہے کہ ٹل نہ جائیں اور اگر ٹل جائیں تو ان کو کوئی نہ تھام سکے گا اس کے سوا وہ ہے تحمّل والا بخشنے والا (اس آیت میں صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ اس عالم کے نظام کو اللہ ہی نے اپنی قدرتِ کاملہ سے قائم کر رکھا ہے۔ سارے آسمان اپنی اپنی جگہ پر ٹھیرے ہوئے ہیں اور زمین اپنی مقرر جگہ سے اِدھر اُدھر سرک نہیں سکتی۔ اگر وہ اِنہیں اپنے مقامات پر نہ ٹھیرا رکھے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے آگے دم مارے اور اس کے حکم کے بغیر انہیں اپنی اپنی جگہ

سے نہ ملنے دے۔ یہ اس کا حلم اور بخشش ہے کہ باوجود لوگوں کے غرور اور سرکشی کے ، آسمان اور زمین ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یقیناً وہ بردبار اور کریم ہے۔) **(سورۃ فاطر ۔آیت ۴۱)**

قدرت کے کرشمے : جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنادی پھر اب تم اس سے سلگاتے ہو کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ ان جیسے نہیں بنا سکتا (ارشاد ہے کہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں عالم میں پھیلی پڑی ہیں۔ جو انھیں غور سے دیکھے گا وہ اللہ کی پہچان لے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ ہر چیز کی حالتیں بدلتی ہیں یہاں تک کہ ایک حالت دوسری حالت کی بالکل ضد ہوتی ہے۔ تو انسان کے مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جانے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ تم اس پر غور کرو کہ زمین سے سرسبز درخت پیدا ہوتا ہے۔ پھر پانی دے کر سرسبز وشاداب کیا جاتا ہے۔ پھر اس میں تروتازہ سبز پتے نکلتے ہیں۔ اور وہ ایک مدت تک ہرا بھرا کھڑا رہتا ہے۔ جب وقت آجاتا ہے تو وہ خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے پھر اس کی لکڑیاں کاٹ کر ڈال دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی چھال سے آگ سلگائی جاتی ہے اور اس کی لکڑیاں ڈال ڈال کر اسے بھڑکایا جاتا ہے، دیکھا تم نے یہ درخت پانی سے آگ ہو گیا۔ اِس کے علاوہ بعض سرسبز درختوں ہی کے حصّوں سے آپس میں رگڑ کھا کر آگ نکل آتی ہے۔ مثلاً بانس کا درخت یا عربی میں مَرخ اور عَفار۔ یہ سب اللہ عزوجل کی قدرت سے ہوتا ہے۔ جو پانی سے آگ بنا سکتا ہے وہی پُرانی ہڈیوں سے سالم جسم بھی پیدا کر سکتا ہے۔ کیا جس نے یہ عظیم الشان آسمان بنا کر کھڑے کر دیئے اور زمین کو پیدا کر دیا۔ وہ تمہیں دوبارہ نہیں پیدا کر سکتا۔ جس نے اتنی بڑی بڑی چیزیں بنائیں۔ اسے چھوٹی چھوٹی تم جیسی چیزوں کا بنانا کیا مشکل کام ہے۔ سمجھ سے کام ہی نہ لو تو کوئی علاج نہیں۔) **(سورۃ یٰسین ۔آیت ۸۰)**

اللہ کی قوّت کی نشانیاں : اُس نے آسمان اور زمین کو ٹھیک بنایا رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک ٹھیرے ہوئے وقت پر چلتا ہے سنتا ہے وہی زبردست گناہ بخشنے والا ہے۔ (سورج اور چاند کے لیے الگ الگ وقت مقرر کر دیئے اور وہ وقتوں کے مطابق اپنے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اِس نظام سے اس کی قوّت اور حکومت ظاہر ہے کوئی چیز اِس طریقہ کو نہیں بدل سکتی جو اُس کے لئے مقرر ہو چکا ہے اور جو قاعدے اس کے لئے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں کی حد کے اندر اپنے کام میں مشغول ہے۔ اِن عظیم الشان چیزوں کے بنانے اور ان کے اپنے حکم کے نیچے رکھنے ہی سے اس کی شان اور بڑائی ظاہر ہے انسان کا علم اگر کچھ ہے تو وہ انہی اللہ کے مقرر کئے ہوئے قاعدوں اور قانون کو دریافت کرنے تک ہی چل سکتا ہے، کائنات کے انتظام کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی نئے قاعدے بنا سکتا ہے اور نہ اِس کے بنائے ہوئے قاعدوں کو بدل سکتا ہے۔ پھر کیوں نہیں مانتے کہ وہی زبردست حاکم ہے اور وہی انسان کی غلطیوں اور بھول چوک کو معاف کرنے والا ہے) **(سورۃ الزُّمر ۔ آیت ۵)**

اللہ تمھارا رب ہے : وہ اللہ ہے تمھارا رب اسی کا راج ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو اگر تم منکر ہو گے تو اللہ تمھاری پرواہ نہیں رکھتا اور وہ اپنے بندوں کا منکر ہونا پسند نہیں کرتا۔ (جب تم نے آسمان ، زمین ، سورج ، چاند دن ، رات کو دیکھ لیا اور ان کو جس انتظام اور قانون کے ساتھ چلایا جا رہا ہے ان کا بھی مطالعہ کر لیا انسان کی پیدائش اور حیوانات کا اس کے فائدے کے لئے بنائے جانے پر بھی غور کر لیا تو اب اِس نتیجہ پر پہنچنے میں کیا دیر ہے یہ سب کچھ اللہ کی قدرت کے کارنامے اسی

نے ان سب چیزوں کو بنایا ور پھر انسان کو بنا کر ان سب کو اس کے لئے کام پر لگا دیا اور ساتھ ہی مویشیوں کی چار قسمیں بنا دیں اور انسان کی طرح ان میں بھی نر مادہ کے جوڑے بنا دیئے تا کہ انسان کے ساتھ ساتھ ہی ان کی بھی نسل قائم رہے اور یہ انسان کی ضرورت میں کام آتے رہیں۔اب کان کرکھول کر سنو ! کہ یہی اللہ ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور جو سب کی دیکھ بھال اور پرورش کرتا ہے اور اے انسانوں یہی تمہارا پروردگار اور پالنے والا ہے حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے آگے دم کوئی نہیں مار سکتا ہر چیز اس کی فرمانبردار ہے اور اس نے جو راستہ جس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ وہ اسی پر قائم ہے خوب سمجھ لو کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ انسان کی انتہائی نادانی ہے کہ اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف جھکے تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ دیکھو ! اگر اللہ کو نہ مانو گے تو اُسے تمہاری پرواہ نہیں۔لیکن وہ اسے بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے اسے چھوڑ کر دوسروں کی طرف جھکیں۔تمہارا بھلا اسی میں ہے کہ تم اُسے ناراض نہ کرو۔)

(سورۃ الزُّمر ۔آیت ٦)

اللہ کی پہچان کا ایک اور ذریعہ : اللہ جانیں کھینچ لیتا ہے جب اُن کے مرنے کا وقت ہوا اور جو نہیں مریں ان کو اُن کی نیند میں کھینچ لیتا ہے پھر جن کے لئے مرنا ٹھہرا دیا ہے انھیں رکھ چھوڑتا ہے اور اوروں کو ایک مقررہ وعدہ تک بھیج دیتا ہے ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے پتے ہیں جو دھیان کریں (دنیا کی ہر چیز اللہ عزوجل کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہے۔ جدھر دیکھو ہر جگہ اُس کی کوئی نشانی نظر آتی ہے۔سوچنے والے ہر واقعہ میں اللہ کی معرفت کی نشانی دیکھتے ہیں۔انہی میں سے ایک بڑا واقعہ انسان کا سونا اور جاگنا ہے کیا کبھی تم نے سوچا کہ نیند کیا ہے اور جاگنا کیا ہے۔(ارشاد ہے کہ سو جانے اور پھر جاگ جانے کے واقعہ سے مرنے اور دوبارہ جینے کا مسئلہ صاف طور پر سمجھ میں آجاتا ہے اور قرآنِ حکیم میں جو اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ کہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کیا جائے گا۔اس کا سچ ہونا بالکل ظاہر ہو جاتا ہے۔ دیکھو بدن میں زندگی کے پورے آثار تب ظاہر ہوتے ہیں۔ جب اُس کا روح سے تعلق رہے۔سوتے میں بدن بالکل بے کار ہو جاتا ہے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ نیند کے وقت اللہ بدن سے روح کو الگ کر دیتا ہے۔صرف اتنا اثر اس کا باقی رہتا ہے کہ سانس چلتا رہے کہ روح کو بدن میں واپس بھیجے یا نہ بھیجے اگر واپس بھیج دیا تو آدمی جاگ اُٹھتا ہے۔اور معلوم ہو جاتا ہے کہ ابھی اسے دنیا میں کچھ دن اور رہنا ہے اور اگر واپس نہ بھیجا اور اپنے پاس ہی روک رکھا تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی مر گیا۔یعنی روح کا بدن پر اتنا اثر بھی نہ رہا کہ آدمی کا سانس چلتا رہے۔معلوم ہوا کہ اللہ کے اختیار میں ہے کہ بدن میں جب چاہے روح داخل کر دے اور جب چاہے اسے بدن سے جدا کر دے۔جدائی اگر پوری ہے تو اِس کا نام بدن کی موت ہے اور اگر وہ ادھوری ہے تو اُس کا نام نیند ہے۔دونوں حالتوں میں اللہ بدن اور روح کا تعلق جب چاہے دوبارہ قائم کر سکتا ہے۔)

(سورۃ الزُّمر ۔آیت ٤٢)

قدرت کا ظہور : تو کہہ تم اس کے منکر ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور اُس کے برابر اوروں کو کرتے ہو وہ سارے جہانوں کا رَبّ ہے اور اوپر سے اِس میں بھاری پہاڑ رکھے اور اُس کے اندر برکت رکھی اور ٹھہرائیں اِس میں خوراکیں اس چار دن میں پورے ہوئے پوچھنے والوں کے لئے (اِن آیتوں میں ارشاد ہے کہ آنکھیں کھولو تو زمین اور آسمان میں ہر جگہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں نظر آنے لگیں گیں کیا تم عقلمندی کا دعویٰ کرتے ہوئے اِس کا انکار کر سکتے ہو کہ یہ زمین ضرور کسی بڑی ہستی کی بنائی ہوئی ہے جو سب کچھ

جاننے والا اور ہر ایک کی حکمت سے واقف ہے کیونکہ اس کو مظبوط کرنے کے لئے بھاری بھاری پہاڑ اس پر رکھے ہوئے ہیں۔ ہر چیز اس میں سے پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور انسان کے کھانے پینے اور ضرورت کی ساری چیزیں اس کے اندر ٹھیک اندازے سے رکھی ہوئی ہیں۔ اگر تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے تو تمہاری عقل پر افسوس ہے خاص کر اِس صورت میں جب تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھرانے پر تلے ہوئے نظر آتے ہو۔ سنو ! یہ زمین اللہ نے بنائی ہے اور کل دو دن میں۔ اس سے اُس کی قدرت کا اندازہ کر سکتے ہو یہ اللہ سارے جہان کا بنانے والا ہے۔ پھر سنو! یہ زمین یونہی بے سوچے سمجھے نہیں بنائی بلکہ اس کی مظبوتی کے لئے بھاری بھاری پہاڑ اس میں کھڑے کر دیے ہیں اس کا ذخیرہ کبھی ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ اس میں خوب سوچ سمجھ کر اندازے سے انسان کی ضرورت کی ساری چیزیں رکھ دی ہیں اور یہ سب کچھ پورے چار دن میں مکمل کر دیا جو پوچھے اُسے بتا دو۔) **(سورۃ حٰم السجدہ ۔آیت ۹۔۱۰)**

آسمانوں کی بناوٹ : پھر توجہ کی آسمان کی طرف اور وہ دھواں ہو رہا تھا پھر اس سے اور زمین سے کہا آؤ خوشی سے یا زور سے وہ دونوں بولے ہم آئے خوشی سے پس کر دیا انھیں سات آسمان دو دن میں اور ہر آسمان پر اُس کا حکم اتارا اور سب سے قریب والے آسمان کو چراغوں سے رونق دی اور اسے محفوظ کر دیا یہ ہے جانچ زبردست علم والے کی (ارشاد ہے کہ جب زمین کا خاکہ تیار ہو گیا تو اللہ عز و جل نے آسمان کی طرف توجہ کی اُس وقت اس کی حالت صرف دھوئیں کی سی تھی جو ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اللہ عز و جل نے اسے اور زمین دونوں کو فرمایا کہ تم دونوں ہمارا حکم ماننے کر لئے تیار ہو جاؤ خوشی خوشی یا پھر زبردستی سے دونوں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خوشی سے حکم ماننے اور فرمانبرداری کے لئے حاضر ہیں۔ پھر اللہ عز و جل نے پھیلے ہوئے دھوئیں کی طرح مادے سے سات آسمان کا انتظام جو اس کے مناسب تھا مقرر کر دیا اور زمین سے سے قریب کے آسمان کو چمکدار روشن ستاروں کے چراغوں سے چمکا دیا اور اس میں حفاظت کے سامان بھی عطا فرمائے پھر آسمان کے اثر اور زمین کی قابلیت دونوں سے مل کر زمین میں مخلوق کے کام آنے والی چیزیں پیدا ہوئیں۔ یہ وہ تدبیر ہے جو قوت والے اور ہر چیز کا حال جاننے والے اللہ نے تیار کی ہے۔ اِن آیتوں سے معلوم ہوا کہ آسمان اور زمین کا سارا بندوبست رفتہ رفتہ ایک مدت میں جا کر پورا ہوا جن کو چھ دن میں بنایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ دن وہ نہیں جو زمین میں ہر روز سورج کے چڑھنے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ سورج اور زمین تو خود ہی اسی سلسلہ میں بنائے گئے۔) **(سورۃ حٰم السجدہ۔آیت ۱۱۔۱۲)**

قدرت کی اور نشانیاں : اور ایک اُس کی نشانی یہ ہے کہ زمین کو دبی پڑی دیکھتا ہے پھر جب ہم نے اس پر پانی اُتارا تازی ہوئی اور اُبھری بیشک جس نے اِس کو زندہ کیا دوبارہ زندہ کرے گا مردوں کو وہ سب کچھ کر سکتا ہے جو لوگ ہماری باتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں بھلا ایک جو آگ میں پڑتا ہے بہتر ہے یا جو آئے گا قیامت کے دن امن سے کیے جاؤ جو چاہو بے شک وہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو (ارشاد ہے کہ اللہ کی قدرت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ خشک زمین کو مینہ برسا کر ہری بھری کر دیتا ہے پہلے بالکل سوکھی مرجھائی ہوئی پڑی ہوتی ہے۔ بارش برستے ہی جوش میں آجاتی ہے اور اُبھرنے لگتی ہے اسی طرح اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا ہر چیز اُس کے بس میں ہے۔ ارشاد ہے کہ جو لوگ ہماری نشانیاں دیکھ کر ہمیں نہیں پہچانتے یقیناً اُن کا حال ہمیں معلوم ہے اب یہ بتاؤ کہ قیامت کے دن آگ میں پڑنے والا اچھا ہے یا ہمیشہ کے لئے خوش اور بے غم ہو جانے والا اچھا خیر جو چاہے کئے جاؤ اللہ

تمہارا کام دیکھ رہا ہے۔) (سورۃ حٰمٓ ۔آیت ۳۹ ۔ ۴۰)

حقانیت چھپی نہ رہے گی : اب ہم ان کو اپنی قدرت کے نمونے دنیا میں اور خود ان کی جانوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ یہ ٹھیک ہے کیا تیرا رب ہر چیز پر گواہ ہونے کے لئے تھوڑا ہے سنتا ہے وہ اپنے رب کی ملاقات سے دھوکے میں ہیں سنتا ہے وہ ہر چیز کو گھیر رہا ہے (پہلے ارشاد ہوا کہ انسان اگر اچھے حالات میں ہو تو اللہ کی طرف سے منہ موڑے رکھتا ہے۔ شکر ادا کرنا کیسا اس کو ماننا ہی نہیں اور اگر کسی مصیبت میں پھنس جائے اور کوئی چارہ نہ رہے تو پھر بے صبر ہو کر اللہ کو پکارنے لگتا ہے اس کے یہ بات ٹھیک نہیں اُسے چاہیئے کہ قرآن کو سمجھے اور وہی طریقہ اختیار کرے جو اُس نے بتایا ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ قرآن کو اور کسی طرح نہیں تو اسی طرح مانو کہ اگر ٹھیک ہوا تو نہ ماننے والوں کی بُری گت بنے گی۔ اس کے بعد ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ قرآن جو کہتا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ جنہوں نے اِس کی سچائی سنتے ہی مان لی وہ بڑے سمجھ دار ہیں ورنہ رفتہ رفتہ اس کی سچائی بعد میں آنے والے واقعات سے ظاہر ہوتی چلی جائے گی بلکہ خود اِس کے نہ ماننے والوں کے سر پر وہ ساری باتیں گزریں گی جو اس میں بتائی جا رہی ہیں۔ اُس وقت وہ پچھتائیں گے اور شرم سے پانی پانی ہو جائیں گے عجب تماشہ ہے کہ یہ اِس کی سچائی پر اللہ کی گواہی کو کافی نہیں سمجھتے حالانکہ اللہ کو ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے اور وہ سب کا حال جانتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انہیں دھوکہ لگ گیا ہے کہ انہیں اللہ کے سامنے حاضر نہیں ہونا ہے۔

اے لوگو ! یاد رکھو اللہ کی قدرت کے اندر ہر چیز گھری ہوئی ہے اور اس کا ایک ایک ذرّہ اللہ کے بس میں ہے اس کے لئے دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔) (سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت ۔۵۳۔۵۴)

اللہ کی قدرت کو پہچانو : اس بات میں پتے ہیں ہر قائم رہنے والے کے لئے جو احسان مانے یا ان کو بہ سبب ان کی کمائی کے تباہ کر دے اور بہتوں کو معاف بھی کر دے اور تا کہ جان لیں وہ لوگ جو ہماری قدرتوں میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں سو جو کچھ تمھیں ملا ہے کوئی چیز ہو سو وہ برت لیتا ہے دنیا کی زندگانی میں اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ایمان والوں کے واسطے جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں (ارشاد ہے کہ جہاز میں صبر اور شکر دونوں کا موقعہ ہے۔ کیونکہ اس میں آفتیں بھی ہیں اور فائدے بھی آگے ارشاد ہے کہ جیسے اللہ ہوا کو روک کر جہازوں کو کھڑا کر سکتا ہے ایسے ہی لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے تیز ہوا بھیج کر جہازوں کو تباہ کر سکتا ہے اور چاہے تو بہت سے مسافروں کو اِس تباہی سے بچا بھی لے جہازوں کی تباہی سے یہ جتلانا مقصود ہے کہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں جھگڑا کرنے والوں کے لئے اللہ کی پکڑ سے بچ کر بھاگنے کی جگہ نہیں نہ اس کے مقابلے میں کوئی تدبیر چل سکتی ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ اے لوگو ! دنیا کے سامان میں کیا دھرا ہے جو اِس کے جمع کرنے میں لگے ہوئے ہو یہ تو تھوڑے دن برتنے اور کام چلانے کیلئے ہے اِس سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا تو وہ عیش و آرام ہے جو ایمان والوں اور اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کے لئے اللہ کے ہاں تیار ہے۔) (سورۃ الشّوریٰ ۔آیت ۔۳۳۔۳۴۔۳۵۔۳۶)

کامیاب لوگ : اور جو لوگ بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے اور جب غصّہ آجائے تو معاف کر دیتے ہیں اور جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز کو قائم کیا اور آپس کے مشورے سے کام کرتے ہیں اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ جب

ان پر چڑھائی ہو تو بدلہ لیتے ہیں (ارشاد ہے کہ دنیا کا سامان، مال و دولت آنی جانی چیز ہے اصل چیز تو اللہ کا انعام ہے جسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے یہ اُن لوگوں کو ملے گا جن میں یہ صفتیں پائی جاتی ہوں ۔

(۱) اللہ کو مانیں اور اُس کی رضامندی حاصل کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں ۔

(۲) اللہ پر بھروسہ کریں ۔ مال و دولت، حکومت اور اپنی لیاقت پر مغرور نہ ہوں ۔

(۳) بڑے بڑے گناہوں سے بچیں ۔ جو عقیدے کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں ۔

(۴) گندی باتوں اور عادتوں سے دور رہیں ۔

(۵) غضب اور غصّہ کے وقت قابو سے باہر نہ ہوں اور دوسروں کو معاف کر دیا کریں ۔

(۶) اپنے پروردگار کی حکم برداری میں لگے رہیں ۔

(۷) نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کریں ۔

(۸) جن کاموں کا صاف حکم قرآن وحدیث میں نہیں ان کا فیصلہ باہم مشورہ سے کریں ۔

(۹) مال جمع کرنے میں مشغول نہ ہوں بلکہ اسے اِس طریقہ سے خرچ کریں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ نے بتایا ہے ظلم زیادتی دھینگا مشتی کا ڈٹ کر اور اکھٹے ہو کر مقابلہ کریں ۔)

(سورۃ الشوریٰ ۔ آیت ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹)

اللہ کی عبادت : اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں اور ہم کو کچھ تکان نہیں ہوئی سو تو سہتا رہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے (ارشاد ہے کہ انسان کا اس دنیا میں بس یہی کام ہے کہ اللہ کو پہچانے اور اس کی بندگی میں لگ جائے ۔ جو اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کام میں لگ گئے ۔ انھوں نے اپنی تباہی کا سامان کر لیا ۔ انسان کی پچھلی تاریخ اِس کی گواہ ہے بڑے بڑے سورما ، بڑے بڑے سرکش یہاں گزرے جو سمجھتے تھے کہ بس ہم ہی ہم ہیں جو چاہیں کریں ، کوئی ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتا ، یہ لوگ پھولے پھلے بہت کچھ سیکھا بہت کچھ کیا ۔ لیکن جو سیکھنا اور کرنا تھا ، وہی نہ سیکھا اور نہ کیا ۔ پہلی آیتوں میں کہا جا چکا ہے کہ اپنے سے پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرو اور ان کی سی سرکشی اختیار نہ کرو ۔ آخر اللہ کا پہچاننا کیا مشکل ہے ۔ اس کی قدرت کو دیکھو ۔ یہ آسمان اور زمین تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں ۔ آخر یہ کس نے بنائے ۔ خود نہیں سوجھتا تو لو ہم بتاتے ہیں کہ یہ ہم نے بنائے اور چھ دن میں مکمل کیے لیکن اِس کی وجہ سے ہمیں ذرا بھی تکان نہیں ہوئی ۔ یہود و نصاریٰ وغیرہ کا یہ خیال غلط ہے کہ اللہ نے چھ دن کام کیا اور ساتویں دن (نعوذ باللہ) تھک کر آرام کیا ۔ ان لوگوں کی باتیں صبر سے سنتے جاؤ لیکن اپنے کام سے غافل مت ہو ۔ وہ کام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں مصروف ہو جاؤ اور سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے خاص طور پر اُس کا ذکر کرو اور اُس کی تمام خوبیوں کو یاد کرو اور کہو کہ وہ ہر عیب سے پاک ہے اور ساری خوبیوں کا مالک ہے)

(سورۃ ق ۔ آیت ۳۸ ۔ ۳۹)

اللہ کی قدرت : قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ رزق میں اور آباد گھر کی اور اونچی چھت کی اور اُبلتے دریا کی

اور اونچی چھت کی   اور اُبلتے ہوئے دریا کی   بے شک تیرے رب کا عذاب ہو کر رہے گا   اس کو ہٹانے والا کوئی نہیں   جس دن آسمان لرزے کپکپا کر   اور پھریں پہاڑ   چل کر   (ارشاد ہے کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی اِن عظیم الشان چیزوں کو دیکھ کر سمجھ لو کہ وہ بڑی قدرت والا ہے   اور اس نے یہ سب کارخانہ پیدا کر کے انسان کو دیکھا دیا ہے تاکہ وہ اپنی عقل سے اللہ کو پہچانے اور دنیا میں اسی طرح زندگی بسر کرے جیسے اُس نے حکم دیا۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کچھ وہ یہاں کرے گا ، اس کی جزا سزا پورے طور پر قیامت کے دن ملے گی ، اچھی طرح کان کھول کر سن لو کہ اللہ کا عذاب بدکاروں کو پکڑ کر رہے گا ، اُس کے آنے کو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اگر اِس سے بچنا ہے۔ تو اللہ کی قدرت دیکھ کر اُس پر ایمان لاؤ اور اس کی باتوں کو بالکل سچ مانو۔ قیامت کا منظر بڑا ڈراؤنا ہوگا۔ آسمان لرزنے اور کپکپانے لگے گا۔ اِس کا لرزہ اس زور کا ہوگا ، کہ وہ اس سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ پہاڑ جگہ سے اکھڑ جائیں گے ، اور ہوا میں روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے ، دنیا کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ ایک دن اِس کی ہر چیز بگڑ کر رہے گی۔ اس کے بعد نیا انتظام ہوگا اور انسان اپنے اعمال کا حساب دینے میدانِ حشر میں حاضر ہوگا۔)   **(سورۃ الطور۔ آیت ا۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰)**

سب کچھ ٹھیک دیکھا : جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو کچھ دیکھا   کیا تم اس سے جھگڑا کرتے ہو اس پر جو اُس نے دیکھا اور اُس نے اُترتے ہوئے دیکھا ہے ایک بار اور بھی   سدرۃ المنتہیٰ کے پاس   اس کے پاس بہشت ہے آرام سے رہنے کی   جب ڈھانک رہا تھا   بیری کو   جو ڈھانک رہا تھا   اور بہکی نہیں نگاہ   اور نہ حد سے بڑھی   بے شک اُس نے اپنے رب کے بڑے نمونے دیکھے

(ارشاد ہے کہ جو کچھ   رسول اللہ ﷺ   نے اُس وقت آنکھ سے دیکھا اسے اُن کے دل نے غلط نہیں بتایا   بلکہ کہا آپ کی آنکھ اس وقت بالکل ٹھیک دیکھ رہی تھی اور یہ واقعی یہی جبریل فرشتے ہیں جو اللہ کی طرف سے وحی لے کر آتے ہیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے جبریلؑ کو اپنی اصل شکل میں دیکھا اور پھر انھوں نے قریب آ کر اور جھک کر کو وحی پہنچائی اور رسول کے دل میں پورا پورا اطمینان ہو گیا کہ یہ جو کچھ ہوا اور دیکھا سب کچھ سچ تھا، تو پھر اب اِس کی بابت فضول بحث کیوں کرتے ہو اور جھگڑے کیوں نکالتے ہو اور مان کیوں نہیں لیتے کہ واقع ایسا ہی ہوا ہے۔ جیسا رسول کہتے ہیں۔

آگے ارشاد ہے کہ آپؐ نے جبریلؑ کو ایک دفعہ اور اصلی شکل میں دیکھا اور وہ معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے قریب تھا، جو نیچے سے اور اوپر پہنچنے کی انتہائی حد کے پاس بیری کا درخت ہے اور اسی کے قریب آرام سے رہنے کی جنت ہے۔ اس وقت اس درخت کو ایسے نُور نے چاروں طرف گھیر رکھا تھا جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا ، بس وہ تھا جیسا تھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی نگاہ نہ ترچھی ہوئی نہ ٹیڑھی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ بس سیدھی اسی چیز تک پہنچ کر رک گئی جسے دکھانا منظور تھا۔ اس وقت آپ نے اپنے رب کی قدرت اور اُس کے جمال کے وہ نمونے دیکھے جو عظمت اور شان میں سب سے بڑے تھے۔)   **(سورۃ النجم۔ آیت ۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸)**

پیدائش : بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے   جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو   آگ کی لپیٹ سے   پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں   مالک دو مشرق اور مالک دو مغرب کا   پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں   چلائے دو دریا مل کر چلنے والے اِن دونوں میں ہے ایک پردہ تاکہ ایک دوسرے   پر زیادتی نہ کریں   پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے   (اللہ عزوجل نے انسان

کواور جن کو اِس لئے پیدا کیا کہ اِس کی عبادت کریں، عبادت کے معنی ہیں کہ اللہ کو پہچان کر اُس کے سامنے جھکیں ، آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب اُسی کے لئے ہے۔ اُنہیں دیکھ کر اللہ کو پہچانیں کہ اُس نے سب چیزیں ہمارے فائدے کے لئے پیدا کیں اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسی لئے ہو رہا ہے کہ۔ اللہ کی قدرت دیکھ کر انسان اور جن اس کا اقرار کریں اور اس پر ایمان لا کر اُس کی مرضی کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کریں۔ انسان اور جن کو اِسی لئے پیدا کیا ، دونوں کی پیدائش چیزوں سے ہوئی۔ انسان کو مٹی سے اور جن کو آگ کے شعلہ سے بنایا۔ پھر ہر موسم میں سورج کو الگ الگ جگہوں سے نکالا اور چھپایا۔ تاکہ موسم کی تبدیلیوں سے زمین میں مختلف چیزیں پیدا ہوں، پانی کو میٹھا اور کھاری بنایا۔ تاکہ دونوں کے مختلف فائدے ہوں اور سمندر میں دونوں قسم کے پانی موجود ہیں۔ لیکن ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے۔ آیت میں اِسی کی طرف اشارہ ہے۔ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے)

(سورۃ الرحمٰن۔ آیت ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱)

قرآن کی تاثیر : اگر ہم یہ قرآن ایک پہاڑ پر اُتارتے تو تو دیکھ لیتا کہ وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے ہم یہ مثالیں لوگوں کو سناتے ہیں کہ وہ غور کریں وہ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جانتا ہے جو پوشیدہ ہے اور ظاہر ہے وہ ہے بڑا مہربان رحم والا (ارشاد ہے کہ اس قرآن حکیم میں جو باتیں بتائی جارہی ہیں ان کے اندر سچائی اور حقانیت کی زبردست تاثیر پوشیدہ ہے کہ اگر وہ کچھ بھی ظاہر ہو جائے تو پہاڑ خوف سے لرزنے لگیں اور پھٹ جائیں اس بیان سے یہ مقصود ہے کہ انسان قرآن کی عظمت و شان کا اندازہ کرلے اور اس کی باتوں کو سوچے سمجھے یہاں تک کہ اس دل میں اس کا اثر ظاہر ہو اور وہ اس کی نصیحتوں سے جتنا فائدہ اٹھا سکتا ہے اٹھائے۔ اللہ عزوجل کا صحیح تصور اس کے دل میں قائم ہو اور وہ اس کا فرمانبردار بندہ بن جائے۔ کیونکہ اسی پر اس کی دنیا اور آخرت کے سنورنے کا دارومدار ہے ۔ آگے اللہ کی عظمت و شان کا بیان ہے جس نے قرآن حکیم اُتارا۔ ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ اس کے سوا کسی میں اس کی صفتیں نہیں ہوسکتیں ، وہ چھپی اور کھلی ساری چیزوں کا علم رکھتا ہے اُس کی رحمت بہت بڑی ہے ، ہر ایک پر مہربان ہے)

(سورۃ الحشر۔ آیت ۲۱۔ ۲۲)

اللہ کی صفتیں : وہ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ذات سب عیبوں سے سالم امان دینے والا پناہ میں لینے والا زبردست دباؤ والا صاحبِ عظمت پاک ہے اللہ اس کے شریک بتلانے سے وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنے والا صورت کھینچنے والا اسی کے ہیں عمدہ نام پاکی بول رہا ہے اس کی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی ہے زبردست حکمت والا (اِن تینوں میں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کی بزرگی ،عظمت اور بڑائی کا اندازہ اس کی ان صفتوں کو سامنے رکھ کر کرو۔ اس کی صفتیں تو اَن گنت ہیں جو شمار میں آ ہی نہیں سکتیں لیکن تم ان صفتوں پر جو آگے بیان کی جارہی ہیں غور کرو گے تو اِس سے تمہیں اللہ کا صحیح تصوّر کرنے میں مدد ملے گی۔ پہلی آیت میں کہا گیا ہے کہ فقط اللہ ہی معبود ہے اور کوئی معبود نہیں ہوسکتا۔ اُس کی ہر چیز کا علم ہے خواہ وہ چھپی ہو یا کھلی۔ کوئی اُسے دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے۔ اُس کی رحمت عام ہے وہ ہر ایک پر مہربان ہے۔ اس آیت میں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اُس کی سب پر حکومت ہے وہ ہر بُرائی اور عیب سے پاک ہے۔ اس کو کوئی آفت چھو بھی نہیں سکتی ، وہی امان دینے والا ، وہی پناہ دینے

والا ہے قوت ساری اُسی کے ہاتھ میں ہے اِس سے سب دبے ہوئے ہیں۔ ساری بڑائی اسی میں ہے ، اُس کا کوئی شریک کہاں، وہ سب سے نرالا ہے اسی نے پیدا کیا۔ اُسی نے ہرایک کے کل پُرزے بٹھائے اُسی نے ہرایک کی صورت بنائی۔ اچھے اچھے سارے نام اُسی کے ہیں، زمین وآسمانوں میں جو چیز بھی ہے اپنا حال دیکھا کراور زبان سے بھی اُس کے پاک ہونے کا اقرار کرتی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کی حقیقت سے خوب واقف ہے۔) **(سورۃ الحشر۔ آیت ۲۳۔۲۴)**

اللہ کی تسبیح : اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بادشاہ پاک ذات زبردست حکمتوں والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں ایک رسول اُٹھایا انہی میں سے سناتا ہے انہیں کی آیتیں اور سنوارتا ہے انہیں اور سکھلاتا ہے انہیں کتاب اور عقلمندی اوراس سے پہلے وہ صریح بھول میں پڑے ہوئے تھے اور اس رسول کو انہی میں سے ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی اٹھایا جو ابھی اِن میں نہیں ملے اور وہی ہے زبردست حکمت والا (ارشاد ہے کہ ہر چیز جو آسمان میں ہے اور زمین میں ہے اپنی زبان سے یا اپنی حالت دکھا کر ظاہر کررہی ہے کہ اللہ پاک ہے۔ وہی بادشاہِ مطلق، ہر برائی اور عیب سے پاک، قوت میں کامل اور دانائی میں یکتا ہے اس نے ایسے لوگوں میں جو لکھنا اور پڑھنا کچھ نہیں جانتے تھے اور کھلم کھلا گمراہی میں پھنسے تھے۔ ایک رسول انہی میں سے بھیجا جو انہیں اللہ کی باتیں سکھاتا ہے اور اسی رسول کو دوسرے لوگوں کے لئے بھی رسول مقرر کیا جو ان میں ابھی شامل نہیں ہوئے اور جو ان کے بعد آنے والے ہیں، یہی اللہ ہے جو قوت اور دانائی میں کامل اور یکتا ہے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ سارے انسانوں کے لئے جو آپؐ کے زمانے تھے یا آپؐ کے بعد آئیں گے رسول ہیں) **(سورۃ الجمعہ۔ آیت ۱۔۲۔۳)**

اللہ کی خوبیاں : پاکی بول رہا ہے اللہ کی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا راج ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز کر سکتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں بنایا پھر کوئی تم میں سے منکر ہے اور کوئی ایماندار اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو بنایا آسمانوں کو اور زمین کو تدبیر سے اور صورت کھینچی تمہاری پھر تمہاری صورت اچھی بنائی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے (ارشاد ہے کہ کائنات کی ہر چیز بے جان ہو یا جاندار ، آسمان میں ہو یا زمین میں اپنی حالت سے ظاہر کر رہی ہے اور زبان رکھتی ہے تو منہ سے بھی کہہ رہی ہے کہ اللہ ہر عیب نقص اور کمی سے دور اور پاک صاف ہے۔ حقیقت میں بادشاہی اُسی کی ہے اُسی کا حکم چلتا ہے ، خوبیاں ساری اسی میں ہیں۔ اگر کسی کا راج نظر آتا ہے یا کسی میں کوئی خوبی دکھائی دیتی ہے تو اُسی کے راج کی ایک جھلک ہے اور اُسی کی خوبیوں کا عکس ہے نہ کسی میں زور ہے نہ قوت۔ اگر کچھ ہے بھی اُسی کا دیا ہوا ہے اس کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے جو چاہے کرے روکنے والا نہیں۔ وہی ہے جس نے اے انسانو ! تمہیں پیدا کیا۔ پھر کوئی اُسے مانتا ہے کوئی نہیں مانتا۔ کیونکہ نوعِ انسان کی بناوٹ میں ماننے نہ ماننے دونوں کی استعداد رکھ دی گئی ہے۔ اِس لئے یہ کہیں یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہیں وہ اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ بہر حال اللہ ہر ایک کام کا اُس کے مناسب بدلہ دے گا۔ اُس کی قدرت دیکھو کہ اُس نے آسمان اور زمین ایسے ہی بنائے جیسے ہونے چاہئیں۔ پھر تمہاری صورتوں کے نقشے کھینچے پھر تمہیں اچھی سے اچھی شکلیں دیں اور تمہیں ساری مخلوقات کا خلاصہ بنایا آخر کار سب کو اُسی کی طرف لوٹنا ہے سدا رہے نام اللہ عزوجل کا۔) **(سورۃ التغابُن۔ آیت ۱۔۲۔۳)**